ڈھول کا پول

www.KitaboSunnat.com

عوامی اسلامک مشن
لاہور روڈ سول لائن لاہور

Rs. 1-50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دُنیائے عیسائیت میں تہلکہ مچا دینے والی فیصلہ کُن کتاب

جس کو پڑھنے سے

حق اور باطل روز روشن کی طرح آشکارہ ہو جائے گا۔

ڈھول کا پول

انہی کی زبانی

www.KitaboSunnat.com

مصنّف

مبلّغ اسلام محمد امین سابق عمانوایل ہتھیا پادری

احاطہ مسلم ہائی سکول نمبر ۲ سول لائن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ سب تعریف اس اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے زمین و آسمان اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا جس نے جسمانی نظام کے ساتھ ساتھ روحانی نظام بھی اپنی وحی اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ قائم کیا ۔ اور ہزار ہا درود و سلام ہو اس مقدس اور آخری پیغمبر پر جس نے آکر دنیا کو گمراہی اور تاریکی سے نکال کر اس پر روحانی آفتاب چمکایا ۔ ہم کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی جس پر سارے انبیاء چلتے رہے جس پر چلنے والا طالب خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے ۔ اور اس کو دائمی سلامتی حاصل ہو جاتی ہے ۔

تعارف

اے میرے عزیز برادران اسلام اور مسیحی بھائیو! آپ پر واضح ہو کہ میں آپ کو مختصر طور پر اپنا تعارف کرانا ضروری سمجھتا ہوں ۔ بہت سے حضرات ابھی تک ناواقف ہیں ۔ میں نے دین اسلام کو غور و فکر کے بعد قبول کیا ہے آج تک کسی مسلمان بھائی نے مجھے اسلام کی دعوت نہیں دی ۔ بلکہ میری تحقیق چالیس سالہ نے یہ ثابت کیا کہ یہ مذہب افراط و تفریط کے مابین اعتدال و اقتصاد کی تعلیم دینے والا ہے ۔ مسیحی مذہب کو میں نے اس لئے ترک کیا کہ وہ افراط و تفریط میں مبتلا اور جملہ انبیاء کی اصل تعلیم کا نقیض واقع ہوا ہے ۔ [1]

[1] اگر آپ میری سوانح حیات دیکھنا چاہتے ہیں تو "ہم مسلمان کیوں ہوئے" کتاب منگا کر دیکھیں (محمد امین)

۹۹-... لاہور
02832

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار محمد امین سابق عمانوایل عرف مہنگا پادری کے والد ولیم جان اسرائیل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ میری والدہ ایڈمرل جارج کے۔ سی وی۔ او۔ کی اکلوتی بیٹی اور فیلڈ مارشل ملز والس ہائی ڈیوک آف کیمبرج کی پوتی تھیں جو ڈکوٹو رہ کے رشتہ کے بھائی تھے۔ میری پیدائش ۱۹۰۷ء میں فرانس میں ہوئی۔ میری والدہ نے مجھے پادری بنا کر دنیا کے پردے میں خداوند یسوع کی منادی کرنے کی غرض سے آٹھ سال کی عمر میں کلیسا میں وقف کر دیا۔ جہاں پر میری تعلیم کا آغاز ہوا۔ ۲۵ سال کی عمر تک میرے کانوں میں اسلام کے خلاف جتنے مواد تھے پگھلا کر ڈالے گئے۔ میں سوائے عیسائیت کے دنیا کے سارے مذاہب کو باطل سمجھتا تھا۔ میرے مسیحی مذہب کی صداقت پر اس قدر دلائل موجود تھے کہ بڑا عالم بھی اس کا جواب دینے سے کتراتا تھا۔

جب کلیسا کے پادریوں اور بشپ نے اچھی طرح پرکھ لیا کہ میری تعلیم مکمل ہو چکی ہے کلیسا کے فیصلہ سے میرا تبادلہ گوا کر دیا گیا۔ جہاں ہر مذہب کے فرقہ کی تعلیم سے نوازا گیا۔ کورس پورا ہونے پر بمبئی۔ لکھنؤ۔ جبل پور۔ حیدرآباد دکن۔ مدراس۔ برما۔ سیام۔ ملایا وغیرہ کی طرف اپنے عملہ کو لے کر گلی کوچوں میں یسوع کی منادی کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ عیسائیت مذہب کو قبول کرنے کے لئے آنے لگے۔ ایک روز مجھے ایک انکشاف ہوا مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ انکشاف میری زندگی کو بدل دے گا۔ اس اجمال کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ المختصر میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ایک روز مجھے بیل کا ترجمہ قرآن مل گیا جس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس کو میں خدائی تصرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہوں گا کہ میرے دماغ میں مذہبی روشنی کی شمع فروزاں ہوگئی کہ خدا کا نام میرے دل و دماغ کی گہرائیوں میں سرایت کر رہا ہے۔ اس واقعہ نے راحت اور روشنی کی ایک نئی دنیا اور رضائے الٰہی کی معرفت نے ایک نورانی راہ مجھ پر کھول دی ...... اسی دوران علمائے اسلام سے قرآن کریم کا سہارا لینا پڑا جس میں لکھا تھا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موسوی کی شریعت کے پابند تھے (متی باب ۵: ۱۸ تا ۱۷) حضرت مسیح کے قول کے مطابق دیکھا جائے تو اس وقت ہر ایک انسان پر جس کو اللہ تعالےٰ نے کچھ عقل سلیم دی ہے سورج کی روشنی کی طرح آشکارا ہو جائے گا کہ مسیح موسوی شریعت کے پابند تھے اور اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجے گئے تھے اس کے برخلاف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے اور انہیں ساری دنیا میں خلق خدا کو منادی کرنے کا حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملا تھا۔ جب میرے دماغ میں اچھی طرح پیوست ہو گیا اسلام کے متعلق میری محبت پہلے سے زیادہ ہو گئی اور میرا مطالعہ کا شوق بڑھتا گیا۔

۱۹۴۲ء میں ہمارا قافلہ گوا سے کراچی آیا۔ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ہمارے مشنری میدان کارزار میں عیسائی حربوں سے بے بس ہو کر مظلوم و بے بس لوگوں کی امداد دینے کے لئے کود پڑے۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان عیسائیت کی گود میں آنے لگے۔ دنیا کی کسی سرزمین میں عیسائیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اتنی ترقی نہیں کی جتنی پاکستان میں کی۔ ہر بارڈر پہ عیسائیت کے مرکز قائم کئے جانے لگے۔ جس کی اطلاع دنیا کے بڑے بڑے کلیساؤں میں جانے لگی۔

پاپائے روم جو کہ اپنے آپ کو مسیح کے جانشین سمجھتے ہیں خوشی سے جھومنے لگے۔ تمام مغربی حکومتیں دودھ، گندم، کپڑے روپے پیسے وغیرہ کے انبار پاکستان کو اپنی وفاداری کے قیمت میں پیش کرنے لگے۔ بھولے بھالے مسلمان اس بے بہا دولت کو دیکھ کر اپنے غم کو بھول گئے اور اپنے آبائی سچے عالمگیر مذہب اسلام کو چھوڑ کر کلمہ خداوند یسوع مسیح کو پڑھنے لگے (کاش کہ یہ لوگ سمجھتے کہ جس راستہ پر ہم قدم رکھ رہے ہیں وہ جہنم کا ہے)

الغرض اسی دوران میں ہزارہا علماء دین سے مناظرہ کرنے کا موقع ملا۔ ان کے اقوال سنتا اور اپنے مذہب پر نظر ڈالتا۔ جتنا اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرتا اتنا ہی تردد اور پریشانی بڑھتی جاتی۔ ایک وقت ایسا آیا کہ میری مولانا محمد علی صاحب برانڈرتھ روڈ لاہور سے ملاقات ہوئی اور مناظرہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مناظرہ ہوا جس نے میری رہی سہی ہمت اور استقامت کے قلعہ کو مسمار کر کے راکھ کا ڈھیر کر دیا۔

مدعیان مسیحیت کی تنگ دلی بڑی حد تک میرے ترک مسیحیت کا باعث ہوئی ہے۔ مسلمان کبھی غیر مذہب کے لوگوں کے متعلق ایسی تنگ نظری کا اظہار نہیں کرتے جیسی کہ مسیحی لوگ کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے آخر میں نے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ میں اسلام کی قبولیت کا اعلان کر کے دنیا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی صداقت کا کیوں نہ ثبوت پیش کروں۔ اس مقدس فرض کی ادائیگی میں دن رات ایک کرکے کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔ اور خداوند کے جلال کا جہرہ رگ و ریشہ پہ حاوی ہوگیا بشارات کے دروازے کھلنے لگے۔ حق اور باطل کا فیصلہ نظروں کے سامنے ہونے لگا تو میں نے تمام آسائشوں کو ترک کرکے اسلام قبول کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ آخر کار ۱۹۶۴ء ۱۸ر اگست کا مبارک سورج نوید جانفزا لایا اور میں نے علی الاعلان تثلیث کو تیاگ کر واحد اور لاشریک بے ہمتا اور لازوال خدائے ذوالجلال کی عظمت اور سطوت کے سامنے اپنی انسانیت کے تمام ہتھیار ڈال دیئے اور دین اسلام جیسا لازوال اور عالمگیر مذہب قبول کرلیا اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۱ء تک اس غلام حقیر ناچیز کے ہاتھوں پاکستان میں سینکڑوں کی تعداد میں عیسائی مشرف بہ اسلام ہوچکے ہیں۔

رب العزت کے کرم سے اُمید ہے کہ اگر اہل اسلام نے اسی طرح سے تعاون کیا تو پاکستان کے مسیحی بھائی اسلام کے نور سے راہ ہدایت پائیں گے (انشاءاللہ)۔ محترم جناب محمد یٰسین انصاری صاحب پوسٹ بکس ۱۰۲۱۰ کراچی ۱۸ مغربی پاکستان۔ ایس علی یوسف انصاری صاحب کراچی۔ جناب احسان الٰہی صاحب پاک میڈیکو ہوسپیٹال لاہور فون نمبر ۷۰۹۴۱۔ جناب محمد رشید صاحب پروپرائٹر محمد حسین اینڈ سنز لمیٹڈ ۱۳۲ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور۔ جناب ڈاکٹر اللہ بخش صاحب برانڈرتھ روڈ لاہور۔ جناب غلام نبی مسلم صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمن آباد۔ جناب سید امجد علی شاہ صاحب ٹیلر ماسٹر کریسنٹ ہاؤس نیو انارکلی لاہور۔ جناب سلیم و جمیل چوڑی میکر چھتہ بازار لاہور۔ جناب نیازی صاحب E ۱۰۰ گلبرگ ذیرہ نیازی صاحب برج اٹاری۔ جناب عطاء اللہ مرزا ایڈووکیٹ بی اے ایل ایل بی۔ موچی گیٹ کا میں بے حد مشکور ہوں جنہوں نے لٹریچر شائع کرانے میں مالی امداد سے نوازا۔

خاکسار۔ مبلغ اسلام محمد امین سابق عمانوایل منگا پادری
احاطہ مسلم ملی ٹی سکول ۲ سول لائن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

تمہید

ناظرین کرام۔ السلام علیکم

گذشتہ چند سال سے پاکستانی جرائد یہ لکھ رہے ہیں کہ پاکستان میں مسلمان کہلانے والے ہزارہا تعداد میں عیسائیت و دہریت اختیار کرکے اسلام سے مرتد ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسلام کی حقیقت سے ناآشنا اور عیسائیت کی حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

اس لئے ہر ہی خواہ اسلام کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمانوں کو اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت اور عیسائیت کی حقیقت سے روشناس کرانے کے لئے کوشش کرے اور انہیں ایسے دلائل سے مسلح کرے کہ وہ عیسائیوں کا میدان مباحثات میں کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر میں نے یہ مضمون ڈھول کا پول۔ انہی کی زبانی "درحقیقت بائبل کیا الہامی ہے؟" منتخب کیا ہے۔

عیسائیوں کا یہ دعوے ہے کہ جن کتب پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے وہ چونکہ الہامی اور خدا کا کلام ہیں۔ اس لئے تمام انسانوں کے لئے جو نجات کے خواہاں ہیں ان پر ایمان لانا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے پس اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ جن کتب کو عیسائی صاحبان "الہامی اور خدا کا کلام" مانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وہ خدا کا کلام ہی نہیں ہے۔ تو ان کتابوں پر حصول نجات کے لئے ایمان لانا ضروری نہ ہوگا اور قصرِ مسیحیت پاش پاش ہو جائے گا۔

مجھے چونسٹھ سالہ زندگی میں عرب، پاکستان، ہندوستان، ملائشیا، جاوا، سماٹرا وغیرہ کے پادریوں بشپ صاحبان سے بکثرت گفتگو اور مباحثہ کرنے کا موقعہ ملا۔ بائبل کے "الہامی اور خدا کا کلام" ثابت کرنے کے لئے پادری صاحبان جو دلائل دیتے ہیں وہ یہ ہیں :۔

۱۔ بائبل میں جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں وہ اس امر کی دلیل ہیں کہ وہ انسان کا کلام نہیں بلکہ وحی الٰہی ہے۔

۲۔ بائبل میں کوئی اختلاف یا تضاد نہیں پایا جاتا۔

اب میں ان دلائل کا جائزہ لیتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنے دعوے کا بھی ثبوت پیش کرتا ہوں کہ نہ تو موجودہ اناجیل "الہامی اور خدا کا کلام" ہیں اور نہ ہی بائبل من حیث المجموع کلام الٰہی ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بائبل میں خدا تعالےٰ کے انبیاء کا کلام بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے۔ گو وہ اپنی صورت میں محفوظ نہ رہا ہو۔ مگر اس وحی کا مفہوم ضرور ہے جو بعض انبیاء پر ہوئی۔ لیکن ان کتب کو من حیث المجموع کلام الٰہی قرار دینا ہرگز درست نہیں جیساکہ عیسائی صاحبان کا دعوےٰ ہے۔

سب سے پہلے ہم مسیحی علماء سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر موجودہ اناجیل خدا کا کلام ہے تو وہ چاروں اناجیل عہد نامہ جدید سے ایک ایک ایسی آیت پیش کریں جس میں ان کے مؤلفین نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ انہوں نے اپنی اپنی انجیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو کچھ لکھا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے الہام اور وحی سے لکھا ہے، اور وہ خدا کا کلام ہے۔ اگر خود مؤلفین اناجیل متی، مرقس، لوقا، اور یوحنا یہ دعوٰی نہیں کرتے تو دوسروں کا انہیں خدا کا کلام قرار دینا۔ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہوگا۔

میری التجا ہے کہ ہر ذی ہوش اور پڑھے لکھے عیسائی صاحبان کو ضد تعصب، ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے بائبل کے حسب ذیل متضاد بیانات پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ بائبل واقعی الہامی کتاب ہے یا غیر الہامی۔

مبلغ اسلام محمد امین سابق عمانوایل مہنگا پادری۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں

انجیل مقدس یا نیا عہد نامہ

الٰہی کی زبانی

کتاب مقدس (HOLY BIBLE) کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ "عہد نامہ عتیق" کے نام سے معروف ہے۔ یہ حصہ حضرت مسیح سے قبل کے انبیائے بنی اسرائیل کے صحیفوں اور یہود کی تاریخ و روایات پر مشتمل ہے۔ یہود اور عیسائی دونوں ہی اس حصے کو الہامی خیال کرتے ہیں۔

دوسرے حصہ کا نام "نیا عہد نامہ" (NEW TESTAMENT) یا انجیل مقدس HOLY GOSPEL ہے جسے صرف مسیحی مانتے ہیں۔ اس حصے میں حسب ذیل نوشتے ہیں:۔

(۱)۔ متی MATTHEW کی انجیل۔ ۲ مرقس MARK کی انجیل۔ ۳۔ لوقا LUKA کی انجیل۔ ۴۔ یوحنا JOHN کی انجیل۔ ۵۔ رسولوں کے اعمال THE ACTS OF APOSTLES ۔ ۶۔ رومیوں کے نام پولس رسول کا خط۔ ۷۔ کرنتھیوں کے نام پولوس رسول کا پہلا خط۔ ۸۔ کرنتھیوں کے نام پولوس رسول کا دوسرا خط۔ ۹۔ گلتیوں کے نام پولوس رسول کا خط۔ ۱۰۔ افسیوں کے نام پولوس رسول کا خط۔ ۱۱۔ فلپیوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام پولس رسول کا خط۔ ۱۲۔ کلیتون کے نام پولس کا خط۔ ۱۳۔ تھسلنیکیون کے نام پولس رسول کا خط پہلا۔ ۱۴۔ تھسلنیکیون کے نام پولس رسول کا دوسرا خط۔ ۱۵۔ ططس کے نام پولس رسول کا خط۔ ۱۶۔ فلیمون کے نام پولس رسول کا خط۔ ۱۷۔ عبرانیوں کے نام پولس رسول کا خط۔ ۱۸۔ یعقوب کا عام خط۔ ۱۹۔ پطرس کا پہلا عام خط۔ ۲۰۔ پطرس کا دوسرا عام خط۔ ۲۱۔ یوحنا کا پہلا عام خط۔ ۲۲۔ یوحنا کا دوسرا عام خط۔ ۲۳۔ یوحنا کا تیسرا خط۔ ۲۴۔ یہوداہ کا عام خط۔ ۲۵۔ یوحنا عارف کا مکاشفہ۔

ان نوشتوں کو ہم بآسانی پانچ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

۱۔ چار انجیلیں جو متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا کی طرف منسوب ہیں۔ ان انجیلوں میں حضرت مسیحؑ کے حالات، معجزات اور تعلیمات کا ذکر ہے۔ مگر اس طرح کی ترتیب۔ انداز بیان اور واقعات کی تفصیل میں ہر انجیل دوسری انجیل سے مختلف ہے۔ یہ بات اب تقریباً طے شدہ ہے کہ ان مصنفین میں سے کوئی بھی حضرت مسیح کا شاگرد نہیں ہے۔

۲۔ رسولوں کے اعمال۔ اس کتاب میں حضرت مسیحؑ کے مقرر کردہ بارہ رسولوں اور پولس رسول کی دعوتی سرگرمیوں اور ان کے روح القدس کے معجزانہ کرشموں کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب کس کی تصنیف ہے۔ قطعیت سے کچھ کہنا ناممکن ہے۔

۳۔ خطوط۔ جو پولس رسول کی طرف منسوب ہیں یہ چودہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت مسیح کے مختلف شاگردوں کی طرف منسوب خطوط۔ یہ کل سات ہیں۔

۵۔ یوحنا عارف کا مکاشفہ۔ جو حضرت مسیحؑ کے شاگرد یوحنا کی طرف منسوب ہے۔ اور عجیب وغریب ہے۔ یہ ہے نیا عہد نامہ۔ اپنی موجودہ شکل میں۔ یہ شکل کب اور کیسے وجود میں آئی۔ قیاس آرائی کے سوا یقین سے کوئی بات کہنا ممکن نہیں ہے۔

موشیم (MOSHEIM) مسیحی کلیساؤں کی مشہور و مستند تاریخ HISTORY "INSTITUTES - OF ECCLESIATICAL ANCIENT AND MODERN" میں فرماتے ہیں:۔

"یہ بات کہ کس وقت اور کن لوگوں کے ذریعہ نئے عہد نامہ کی کتابیں ایک جلد میں جمع ہوئیں۔ اہل علم کی اس سلسلے میں مختلف آراء یا بالفاظ دیگر صحیح تر قیاس آرائیاں ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ اس پر غور کرتے وقت ہم لوگ۔ جو کہ بعد کے زمانوں کے ہیں عظیم اور تقریباً ناقابل حل دشواریوں سے دوچار ہوتے ہیں" (ص۳۶)

"انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا" جلد سوم (ایڈیشن ۱۹۵۹ء) میں "بائبل" کے عنوان کے تحت طویل بحث ہے۔ اس کا ایک ذیلی عنوان ہے۔ "نیا عہد نامہ" اس عنوان کے تحت مقالہ نگار لکھتا ہے:۔

"ہماری تحقیقات ہمیں یہ دکھا دیں گی کہ دوسری صدی عیسوی کے خاتمہ تک نیا عہد نامہ تصور کی دنیا میں مکمل ہو چکا تھا اگرچہ چوتھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی تک نئے عہدنامہ کی صحیح حدود آخری اور قطعی شکل میں طے نہ ہو سکی تھیں ...... ابتدائی دور کے مسیحی، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کتاب مقدس، میں (نئے عہدنامہ کے نام سے) اضافے کے قائل نہ تھے۔ وہ سب کے سب یہود کی طرح عہدنامہ عتیق کو مستند سمجھتے تھے...... لیکن عہدنامہ عتیق کے ساتھ کلیسا کچھ اپنے ماخذ بھی رکھتا تھا جو اولین زمانے ہی سے تحریری شکل میں تھے۔ انہی چیزوں نے دوسری صدی عیسوی کے نئے عہدنامے کے لئے مواد فراہم کیا۔" (صفحہ ۱۳، ۵)

یہ بات سبھی کو مسلم ہے کہ حضرت مسیحؑ کے بارہ شاگرد (رسول) سب کے سب ان پڑھ تھے۔ مؤرخ شیم اپنی تاریخ میں صراحت کرتے ہیں:-

"اس لئے اُس (یسوع) نے یہود سے جو اس کے آس پاس تھے بارہ پیغامبر چنے اور انہیں رسول کے لقب کے ذریعہ باقی لوگوں سے ممتاز کیا۔ یہ لوگ ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور غریب اور ان پڑھ تھے۔" (صفحہ ۱۸)

رسول کے اعمال، باب ۴ آیت ۱۳ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان بارہ رسولوں کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا تحریری مواد تو موجود نہیں ہو سکتا۔[1]

---

[1] رسولوں کے اعمال میں اس بات کی تو صراحت ہے کہ روح القدس کے فیضان سے وہ ان پڑھ ہوتے ہوئے نئی نئی بولیاں بولنے لگے تھے (باب ۲-۴) مگر اس بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینٹ پال یقیناً پڑھے لکھے آدمی تھے اور ان کی طرف چودہ خطوط نئے عہد نامہ میں منسوب بھی کئے گئے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ اس انتساب کو صحیح تسلیم نہیں کرتے، مگر انجیل انہوں نے بھی مرتب نہیں کی اور نہ ان کے خطوط میں حضرت مسیح کی حالاتِ زندگی سے کچھ زیادہ بحث کی گئی ہے۔ اس لئے جس تحریری مواد سے نئے عہد نامہ کی صورت گری ہوئی وہ بارہ[۱۲] رسولوں کے بعد کے زمانے کا معلوم ہوتا ہے۔

A SHORT-HISTORY OF OUR RELIGION کے مصنف سمر ویل لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:-

"واقعہ کچھ اس طرح نظر آتا ہے کہ رسولوں کا کلیسیا ماضی سے بہت ہی کم سروکار رکھتا تھا، اس کی نظریں مستقبل پر لگی تھیں۔ یسوع کا قبر سے اٹھنا، ان کی زندگی سے اور ان کا دوبارہ آنا، پہلے آنے سے زیادہ اہم تھا۔ تحریری ریکارڈ کی کیا ضرورت تھی جبکہ (انجیلوں کی پیشگوئی کے مطابق) دنیا کا خاتمہ بالکل قریب ہو یہی وجہ ہے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۱۲) کا کہیں تذکرہ نہیں ہے کہ وہ کتابیں بھی لکھنے لگے تھے۔ چار انجیلوں کے بارے میں پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ چار رسولوں کی لکھی ہوئی ہیں مگر اب خود مسیحی محققین اس کا انکار کرتے ہیں۔ نئے عہد نامہ میں سات خطوط بھی رسولوں کی طرف منسوب ہیں مگر ان کا انتساب ثابت نہیں ہے۔ ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم سینٹ پال کے خطوط کو اپنے خداوند (یسوع) کی دنیوی زندگی کے واقعات سے بہت کم متعلق پاتے ہیں۔" (ص ۱۰۱)

"THE BEGINNINGS OF THE CHRISTIAN RELIGION"

کے مصنف مردیتھ۔ایف۔ایلر — MEREDITH. F. ELLER فرماتے ہیں:—

"لیکن قبل اس کے کہ کوئی چیز لکھی جاتی۔ یسوع کے متعلق زبانی روایات کے ذریعہ معلومات سالہا سال تک پھیلتی رہیں۔ ان کے ساتھیوں کے پاس ڈائریاں نہ تھیں۔ اسٹینوگرافر بھی نہ تھے جو ان کے الفاظ کو ریکارڈ کر لیتے۔ ان کے پیروؤں نے ان کی بنیادی تعلیمات کے قلم برداشت نوٹ بھی نہیں لیئے اور یسوع کے رخصت ہونے اور دوبارہ واپس آنے کے مختصر سے عبوری دور میں کوئی تحریر کیوں قلم بند کرتے...... زندہ گواہوں کی شہادت جنہوں نے یسوع کو گوشت پوست کے ساتھ دیکھا تھا کلیسیا کے قیام کے لیئے کافی تھی اور جب تک وہ زندہ تھے تحریری مواد غیر اہم اور غیر ضروری محسوس ہوتا تھا۔" (صفحہ ۲۲۳—۲۲۴)

گویا رسولوں کی موجودگی میں حضرت مسیح کے متعلق کوئی چیز قلم بند نہ کی گئی۔

مصنف مزید صراحت کرتا ہے:—

* جب سالہا سال گذر گئے اور جو لوگ یسوع کو (ذاتی طور پر) جانتے تھے فوت ہو گئے تو اولین کلیسیا کے بہت سے زندہ ارکان نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حقیقت کو محسوس کرنا شروع کر دیا کہ جب تک وہ یسوع اور انکی تعلیمات کے متعلق کوئی چیز لکھتے نہیں۔ انجیل کے پھیلانیکا کوئی مستقل ذریعہ انکے پاس نہ ہوگا، حافظے جواب دینے لگے تھے، مزید براں یسوع کی متوقع واپسی کے بارے میں تاخیر محسوس کی جانے لگی تھی"

(صفحہ ۲۲۵)

"انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا" کا مقالہ نگار رسلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ہمیں قطعیت سے کچھ نہیں معلوم کہ کب اور کیسے چار انجیلوں پر مشتمل "کتاب مقدس" تشکیل پائی۔ یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ روم کے کلیمنٹ[1] (۹۷ء) اور لوپی کارپ[2] (۱۱۲ء) خداوند (یسوع) کے الفاظ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ چاروں انجیلوں میں سے۔ جو بعد میں کلیسیا کے نزدیک مستند قرار پائیں کسی انجیل سے مطابقت نہیں رکھتے" (صفحہ ۵۱۳)

گویا ۱۱۲ء تک حضرت مسیح کی تعلیمات موجودہ شکل میں نہیں کسی اور شکل میں تھیں۔

"انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا" کا مقالہ نگار لکھتا ہے:-

---

[1] و [2] ابتدائی دور کے دو عظیم مسیحی رہنما جن کی تحریریں مسیحیت کا بنیادی لٹریچر شمار ہوتی ہیں۔ ایم این

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انجیلوں اور خطوط کو کتاب مقدس تسلیم کرنے کے معاملے میں تیزی سے مبتدعانہ تحریکات کے دباؤ سے ہوئی۔ مارشن[1] ... (MRACION) پہلا شخص ہے جس نے قطعیت کے ساتھ یہ تصور اپنایا کہ مسیحی نوشتوں کا ایک مجموعہ ہونا چاہیئے۔ یہ تصور اس کے عہدنامہ عتیق کو رد کرنے کا منطقی نتیجہ تھا۔ چنانچہ عہدنامہ عتیق کی جگہ پر اس نے لوقا کی انجیل اور سنٹ پال کے دس خطوط کا ناقص اور مسخ شدہ ایڈیشن معتقدا دکے مستند مجموعے کی حیثیت سے پیش کیا۔ کلیسیا مصر تھا کہ وہ عہدنامہ عتیق سے جو اسے ورثہ میں ملا ہے، وابستہ رہے گا لیکن وہ اس کے لیئے تیار نہ تھا کہ رسولوں کی تحریروں کے استناد کے لیئے ایک مبتدع کی پیروی کرے۔ مارشن کا جواب صرف یہ تھا کہ رسولوں کی تحریرات کا ایک مکمل اور زیادہ مستند مجموعہ مرتب کیا جائے جسے عہدنامہ عتیق کے ساتھ رکھا جاسکے۔"

(صفحہ ۵۱۴)

گویا دوسری صدی عیسوی تک ــــ اور حقیقتاً اس کے بہت بعد تک ــــ مسیحی فرقوں کے پاس مسیحی نوشتوں کے مختلف مجموعے تھے، مرشیم

---

[1] ایک مسیحی فرقے کا بانی جو عہدنامہ عتیق کا منکر تھا۔ سینٹ پال نے شریعت موسوی کو جس بری طرح رد کر دیا تھا یہ فرقہ اس کا منطقی نتیجہ تھا۔
ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں :۔

" بہت سے اسباب اس بات کے متقاضی تھے کہ یہ (مسیحی نوشتوں) کے مستند مجموعے کی ترتیب کا کام (جلد سے جلد کر لیا جائے خاص طور سے اس لئے مسیح (یسوع) کے رفع آسمانی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کی زندگی اور تعلیمات کے سلسلے میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں جو جعلی اور جھوٹی باتوں پر تھیں۔ یہ کتابیں جن افراد کی تصنیف کردہ تھیں وہ غالباً بدنیت نہ تھے مگر اوہام پرست، سادہ لوح اور متقیانہ جعل سازیوں سے مانوس تھے۔ چنانچہ مختلف جعلی تحریرات نے جو مقدس رسولوں کی طرف غلط طور سے منسوب تھیں، دنیا کو دھوکے میں ڈال دیا۔ ان جعلی تخلیقات نے بہت زیادہ ابتری پیدا کر دی ہوتی اور یسوع کی تعلیمات اور ان کی تاریخ کو بہت زیادہ مشتبہ کر دیا ہوتا اگر کلیساؤں کے ذمہ دار بروقت مداخلت نہ کرتے اور خرافات کے اس انبار سے ان کتابوں کو جو واقعتہً خدائی اور رسولوں کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی تھیں جلد از جلد جدا کر لینے کا خود اہتمام نہ کرتے" (صفحہ ۳۶)

موشیم کی اصلی تاریخ لاطینی LATIN میں ہے۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ کرنے

لے وفات مسیح نزول مسیح کی کتاب منگا کر رفع کے متعلق پوری معلومات حاصل کریں۔
ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس پر حاشیہ لکھنے والے جیمس مرڈوک کا اس عبارت پر حاشیہ ہے جو طویل ہونے کے باوجود اس قابل ہے کہ ناظرین کے سامنے آئے:۔

”ان جعلی کتابوں میں سے جو کتابیں بچ گئیں انہیں فیبریشس FABRICIUS نے احتیاط کے ساتھ CODEX APOCRYPHUS-N.T. میں جمع کر دیا ہے .... یہ کتابیں صریح طور پر مسیحیت کے کاز کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں سے ذیل کی کتابیں ایسی نہیں ہیں کہ انہیں ناقابلِ قبول قرار دیا جا سکے۔

پہلی جلد کے شروع ہی میں ہمیں چار کتابیں ملتی ہیں:۔

۱۔ انجیل میلادِ مریم (لاطینی)

۲۔ ابتدائی انجیل، یسوع کے بھائی یعقوب کی طرف منسوب یونانی و لاطینی

۳۔ انجیل طفولیت۔ جس کا عربی سے لاطینی میں ہنری سائکس نے ترجمہ کیا۔

۴۔ انجیل طفولیتِ مسیح۔ توما رسول کی طرف منسوب، یونانی و لاطینی۔

ان چاروں کتابوں کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ سچی انجیلوں کے آغاز کے متعلق معلومات کی کمی کو پورا کیا جائے کیونکہ یہ کتابیں کنواری مریم، یوسف اور ایلزبتھ وغیرہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اور یسوع کی پیدائش، بچپن اور لڑکپن کے متعلق ہمیں بھرپور معلومات دیتی ہیں۔

پانچویں کتاب نیکدوس کی انجیل ہے جسے بعض اوقات پیلاطس کے اعمال کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں یسوع کے صلیب دیئے جانے اور دوبارہ قبر سے اُٹھنے کی تفصیل ہے۔ یہ لاطینی میں ہے۔ چھٹے نمبر پر پیلاطس کے خطوط ہیں جو اس نے شہنشاہ طبریس کو لکھے۔ ان خطوط میں یسوع کی سزا۔موت اور دوبارہ اُٹھنے کی تفصیلات ہیں۔ یہ لاطینی میں ہیں۔ ساتویں نمبر پر لینٹولس کا خط جو رومی سنٹ کے نام ہے اور یسوع کی شخصیت اور ان کے معاملات زندگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ بھی لاطینی میں ہے ___ یہ تین کتابیں اس لئے لکھی گئی ہیں کہ سچی انجیلوں کا قیمتی ضمیمہ بن سکیں اور یسوع کے مسیح اور خدائی سند سے متصف ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت فراہم کریں[1]۔ اس کے علاوہ وہ تحریریں آتی ہیں جو خود یسوع کی طرف منسوب ہیں یعنی عدیس کے فرمانروا اُبگارس سے ان کی خط وکتابت .... اس کے بعد

---

[1] لیکن جو کتابیں خود ہی جعلی ہوں ان سے کسی چیز کا ثبوت کیا فراہم ہو سکے گا۔ ایم۔ ایمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیبریشس تقریباً چالیس[۱] غیر مصدقہ یا جعلی انجیلوں کی خبر دیتا ہے جن کا ذرا سا بھی پتہ اُسے قدماء کے یہاں ملا ہے ــــــــ یہ انجیلیں سوائے ان چند انجیلوں کے جو سب کی سب شائع ہو گئیں۔

اس کتاب کے باب اوّل کا دوسرا حصہ رسولوں کے اعمال (جعلی) یا ان کی آویزشوں کی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ بابل کے بشپ عبدیاس کی طرف منسوب ہے اور لاطینی میں ہے...... اس کے بعد رسولوں یا پیغمبرانہ خصوصیات رکھنے والے افراد کی سوانح عمریوں کی فہرست ہے جن کی اطلاع فیبریشس کو ہو سکی۔ یہ تعداد میں ۳۶ ہیں۔ اس کے بعد فیبریشس ہمارے سامنے جعلی خطوط رکھتا ہے۔ جو کنواری مریم بیبت پال اور سینٹ پیٹر اور رومی فلسفی سینیکا کے درمیان ہوئی۔ یہ لاطینی میں ہے۔ جو چودہ[۱۴] مختصر خطوط پر مشتمل ہے...... سنٹ پال کا کرنتھیوں کے نام تیسرا خط (نئے عہد نامہ میں) شائع ہونے کا اعزاز حاصل نہ کر سکا۔ ایک خط سنٹ پیٹر کا ہے جو یعقوب رسول کے نام ہے......

جعلی الہامات میں سے فیبریشس بارہ[۱۲] کا شمار کرتا ہے جو یا تو ضائع ہو گئے یا شائع کرنے کے قابل نہ سمجھے گئے۔ کوڈیکس

---

[۱] یعنی موجودہ چار انجیلوں سے دس گنی انجیلیں ہیں۔ ایم این

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دوسری جلد قدیم دعاؤں سے شروع ہوتی ہے جو رسولوں اور انجیل کے مبلغین کی جانب منسوب ہیں یہ چھ ہیں یعنی وہ جو یعقوب۔ پیٹر۔ یوحنا۔ متی اور لوقا کی طرف منسوب ہیں اور ان کے ساتھ ایک مختصر سی دعا ہے جو یوحنا کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ یہ دعائیں بلاشبہ قدیم ہیں۔ ان کے آخر میں ضمیمے کے طور پر ۹ قوانین یا کلیسائی ضوابط درج کئے گئے ہیں۔ جن کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے وہ اِنطاکیہ میں ہونے والی رسولوں کی کونسل میں وضع کئے گئے تھے اور آخر میں رسولوں کا عقیدہ ہے جس کے بارے میں بہت سے قدیم مسیحیوں کا خیال تھا کہ یہ خود رسولوں کا وضع کردہ ہے[1] ــــ کوڈیکس کے آخر میں تتمہ ہے اس میں کچھ کتابوں کے ناقص اجزا ہیں اور ان اجزاء سے متعلق اضافی نوٹ ہیں یہ تتمہ ہرماس کا چرواہا "SHEPHERD-OF HERMAS" (مشہور مسیحی نوشتہ) پر ختم ہوتا ہے جس کے ساتھ تشریحی نوٹ ہیں۔" (حاشیہ صفحہ ۳۶-۳۷)

گویا جعل و فریب کا ایک طوفان تھا جو سینکڑوں برس امڈا رہا اور سینکڑوں

---

[1] حالانکہ یہ کئی سو برس کے بعد کا وضع کیا ہوا ہے جیسا کہ مسیحی محققین اور خود موشیم کو اعتراف ہے (تاریخ کلیسا صفحہ ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعلی کتابیں اپنے پیچھے چھوڑ گیا یہاں تک کہ یسوع کی زندگی اور ان کی تعلیمات پر اشتباہ اور جعل و فریب کے دبیز پردے پڑ گئے۔ بلاشبہ بعد کے ادوار میں کچھ انجیلوں کو سچی انجیل۔ اور کچھ خطوط کو تحقیق کا وقت نہ تھی مسیحی بہت سے فرقوں میں بٹ گئے تھے اور ہر فرقے نے اپنے معتقدات کے مطابق انجیلوں اور مسیحی نوشتوں کو چھانٹ لیا تھا اور ان سے چھٹ کر رہ گئے تھے یا یوں یہ کہیے کہ ان نوشتوں یا انجیلوں کو انہوں نے اپنے عقائد میں ڈھال لیا تھا۔ ایسی صورت میں تحقیق کس طرح ممکن تھی پھر جو فرقہ اکثریت میں تھا اس کے معتقدات اور اس کی منتخب کردہ انجیلیں اور نوشتے پھیلتے چلے گئے یہاں تک کہ نیقیہ کی کونسل (۳۲۵ء) میں تثلیث پرستوں نے اپنی عددی اکثریت کے بل بوتے پر بقیہ مسیحی فرقوں پر غلبہ حاصل کر لیا چنانچہ ان کا وضع کردہ عقیدۂ مسیحیت کا سرکاری عقیدہ قرار پایا اور انہوں نے دوسرے فرقوں اور ان کی مقدس کتابوں کو بزورِ شمشیر صفحہ ہستی سے محو کر دیا۔[1]

اس بات پر کہ اوّلین دَور ہی میں کچھ مسیحی فرقے جو تثلیث پرستوں سے اختلافات رکھتے تھے۔ ان کے پاس موجودہ انجیلوں سے مختلف انجیلیں

---

[1] مسیحیت کی تاریخ میں اس طرح کے مواقع بار بار آتے ہیں سب سے آخر میں یورپ میں کیتھولک۔ پروٹسٹنٹ کی کشمکش برپا ہوئی جس میں بہت سی جانوں کے علاوہ بے شمار کتابیں ضائع کی گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ اس کا اعتراف بھی قدیم و جدید مسیحی مصنفین کو ہے۔ موشیم دوسری صدی عیسوی کے فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں :۔

"مسیحی فرقوں میں سے۔ جو اس صدی میں ابھرے، اوّلین ذکر کے مستحق وہ یہودی عیسائی ہیں [1] جنہیں موسوی شریعت سے [2] اتنا زیادہ تعلق خاطر تھا کہ وہ مسیحیت پر ایمان رکھنے والے دوسرے لوگوں سے جدا ہو گئے۔ اس فرقے کا ابھار اوریان کے دورِ حکومت میں ہوا کیونکہ جب اس شہنشاہ نے دوسری مرتبہ یروشلم [3] کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور یہودیوں کے خلاف متعدد قوانین نافذ کئے تو فلسطین میں رہنے والے عیسائیوں کے بڑے حصے نے موسوی عبادت کے طور طریق کو ترک کر دیا تا کہ یہود کے ساتھ ہونے کی بنا پر انہیں پریشان نہ کیا جائے اور انہوں نے مارک کو جو غیر یہودی

---

[1] یہودی نسل عیسائی۔ یہ پیشتر بارہ رسولوں کی تربیت یافتہ تھے کیونکہ غیر یہودیوں میں تبلیغ کا کام سینٹ پال (پولوس) کرتے تھے۔

[2] موسوی شریعت سے ہر حال میں وابستہ رہنے کی تلقین خود حضرت مسیحؑ نے کی تھی۔ (متی باب ۵۔ ۱۷ تا ۲۰)

[3] جہاں یہودیوں کی عبادت گاہ و قربان گاہ تھی اور جو یہود کا مرکز وطن تھا۔

[4] گویا موسوی شریعت کو ترک کرنے کی اصل وجہ حالات کا دباؤ تھا جسے دوسرے باعزیمت عیسائیوں نے قبول نہیں کیا مگر انہی کو برسر باطل قرار دے دیا۔ ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اپنا لیشپ چُن لیا ...... اس واسطے وہ اپنے بھائیوں سے علیحدہ ہو گئے .... یہ گروہ افراد جو موسیٰؑ اور مسیحؑ کو ایک کرتا تھا بعد میں دو فرقوں میں بٹ گیا ...... یہ فرقے نصرانی اور ابیونی تھے ...... یہ دونوں فرقے مسیح کی ایک تاریخ یا ایک انجیل۔ جو ہماری انجیلوں سے مختلف تھی استعمال کرتے تھے[1]۔ نصرانی درحقیقت کسی فرقے کا نام نہ تھا بلکہ یہ عیسائی۔ کے ہم معنی تھا۔ جو لوگ یونانیوں میں کرسچین کہلاتے تھے یہودیوں میں انہیں نصرانی کہا جاتا تھا جسے وہ حقارت کا نام ہونے کی وجہ سے پسند نہیں کرتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے بھائیوں سے جدا ہونے کے بعد اپنا اصل نام (نصرانی) جو مسیح کے شاگردوں کو یہودیوں نے دیا تھا باقی رکھا۔

---

[1] حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس انجیل کا ذکر فیبرشئس نے اپنے کوڈیکس میں دوسرے مسیحی مصنفین نے اپنی تصنیفات میں اور بائبل کے لغات نویسوں نے اپنی ڈکشنریوں میں کیا ہے۔ کتاب کا ایک محشی میکلین لکھتا ہے "انجیل نصرانی یا عبرانی یقیناً وہی ہے جو فرقہ ابیونی کے پاس تھی اور بارہ حواریوں کی انجیل کے نام سے مشہور ہے" ہو سکتا ہے کہ یہی اصلی انجیل ہو جس کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے۔

[2] معلوم ہوتا ہے کہ سینٹ پال نے اپنے پیرؤوں کو جو سب کے سب غیر یہودی تھے رسولوں کے پیرؤوں سے ممتاز کرنے کے لئے کرسچین کا نام دیا اور یہی نام عام ہو گیا کیونکہ یورپ میں عیسائیت سینٹ پال ہی کے واسطے سے پھیلی اور نصرانی ایک خاص فرقہ کا نام ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھا جانے لگا۔ قرآن کریم عیسائیوں کو نصاریٰ کہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ مسیح کو کنواری مریم کا (نہ کہ خدا کا) بیٹا خیال کرتے تھے جس نے کسی نہ کسی طرح خدائی فطرت سے اتحاد کر لیا تھا۔

ایبونی نصرانیوں سے کچھ زیادہ خراب تھے۔ یہ اگرچہ یسوع کو خدا کا رسول اور خدائی طاقت سے بہرہ ور سمجھتے تھے مگر اس کے باوجود ان کا عقیدہ تھا کہ وہ انسان ہیں جو عام فطرتی طریقے سے پیدا ہوئے اور یوسف اور مریم کے بیٹے ہیں۔ ان کا نقطہ نظر یہ تھا کہ موسیٰ کی قوانین عبادات و ضوابط کی پابندی یہود ہی کو نہیں۔ ان تمام لوگوں کو کرنی چاہیئے جو نجات حاصل کرنا چاہیں۔ اسی واسطے وہ سینٹ پال کے بارے میں جو شریعت موسوی کے بدترین مخالف تھے۔ بہت بری رائے رکھتے تھے۔" (صفحہ ۷۵، ۷۶)

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے عیسائیوں میں دونوں قسم کے فرقے تھے ایک وہ جو توحید اور شریعت موسوی کے قائل تھے۔ ان کے پاس اپنی انجیل تھی جو موجودہ انجیلوں سے جو تثلیث پرستوں کی رائج کردہ ہیں۔ مختلف تھی۔ یہ بارہ حواریوں کی انجیل کہلاتی تھی۔ دوسرے وہ لوگ تھے جو توحید اور شریعت موسوی کے منکر تھے اور تثلیث کے قائل

---

[1] یہ فرقے بعثت محمدی تک موجود تھے اور انہیں میں سے اکثر و بیشتر لوگ ایمان لائے۔ قرآن نے الذین قالوا انا نصارٰی (جنہوں نے کہا کہ ہم نصارٰی ہیں) کہہ کر انہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ان کے پاس اپنی انجیلیں تھیں[1]۔ افسوس کہ آج ناصری اور ابیونی فرقے موجود ہیں اور نہ ان کی انجیل۔ البتہ یونیٹیرین UNI TARIAN نام کا ایک فرقہ آج بھی موجود ہے جو تین خداؤں کی بجائے ایک خدا کا قائل ہے۔ یہ فرقہ یورپ اور امریکہ میں خاصی ترقی کر رہا ہے[2]۔ اسی طرح حوارین (رسولوں) کے شاگرد خاص برناباس ــــ جن کا ذکر رسولوں کے اعمال میں بھی ہے ــــ کی طرف منسوب ایک انجیل آج بھی موجود ہے۔ اس میں تثلیث کے بجائے توحید کی تعلیم ہے۔ عیسائی صاحبان اسے جعلی اور مسلمانوں کی تصنیف قرار دیتے ہیں حالانکہ مسیحی مصنفین کے اپنے اعتراف کی رُو سے یہ مسلمانوں سے بہت پہلے موجود تھی[3]۔

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ موجودہ نیا عہد نامہ عیسائیوں کی متفقہ انجیل نہیں ہے۔ یہ ان مسیحی فرقوں کے خیالات کی آئینہ دار اور ان کی رائج کردہ ہے جو تثلیث کے قائل تھے۔ لیکن اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ تثلیث پرست ابتداء سے اس نئے عہد نامہ پر متفق تھے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ان کے مابین بھی اس مسئلہ میں سخت اختلاف تھا

---

[1] یہ اختلاف حواریوں (رسولوں) کے سامنے پیدا ہو چکا تھا حوارین پہلے گروہ کے سربراہ تھے اور سینٹ پال دوسرے کے۔

[2] ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۲۲ لفظ UNITARIANISM۔

[3] یہ انجیل اکثر قدیم قلمی نسخوں میں موجود ہے۔ بائبل کے مشہور نسخہ سینا میں بھی بہ اہتمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کئی سو برس چلتا رہا اور بعد میں زمانے کے نشیب و فراز اور کچھ غیر معمولی اثرات رکھنے والے مسیحی پیشواؤں کے اثر و نفوذ سے ختم ہو سکا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار اس صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"دوسری صدی عیسوی کے اختتام اور تیسری صدی کے آغاز کے مسیحی لٹریچر سے واضح ہوتا ہے کہ نئے عہد نامے کی بنیادی چیزوں کے بارے میں وسیع پیمانے پر اتفاق پیدا ہو چکا تھا یعنی چار انجیلیں، سینٹ پال کے تیرہ[3] خطوط۔ اسی طرح یہوداہ کا خط۔ یوحنا یا پیٹر[1] کا پہلا خط عام طور سے تسلیم کر لئے گئے تھے۔ اگرچہ خط موریٹوریئن کے (بائبل کے) نسخے میں نہیں ہے اور غالباً افریقی کلیسیا کے ابتدائی نئے عہد نامہ میں بھی نہیں تھا۔ یوحنا کے مکاشفہ کا مصنف یوحنا رسول ہے۔ یہ بات مغرب میں تسلیم کر لی گئی تھی مگر مشرق میں رسولوں کے خط اور نئے عہد نامہ کے جز مان لیے گئے تھے مگر مغرب میں نہیں۔ اسکندریہ میں وسیع تر مجموعہ کو تسلیم کر لیا گیا تھا، اسکندریہ کا کلیمنٹ[2] برنباس کے خط۔ پیٹر کے مکاشفہ اور روم کے کلیمنٹ کے خط کی رسولی حیثیت کا اقرار کرتا ہے[3] ——— اور

---

[1] پیٹر یا پطرس۔ یسوع کے خلیفۂ اعظم۔ [2] عظیم مسیحی پیشوا
[3] یہ سب خطوط نئے عہد نامہ میں موجود نہیں ہیں اور جعلی شمار ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈائی ڈیچ (DIDACH) کا حوالہ کتاب مقدس کی جز کی حیثیت
سے دیتا ہے۔ دوسری طرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے یعقوب
کا خط پیٹر کا دوسرا خط اور یوحنا کا تیسرا خط نہیں ملا تھا۔
کلیسیا کے عام رویہ کے خلاف ایک اہم استثناء مذتیس اور
موسوپوٹامیہ کے سریانی بولنے والے کلیساؤں میں پایا جاتا ہے
ان کے نئے عہدنامہ میں ڈیٹیشین کی DIATESSARON انجیل
تھی (جس میں چاروں انجیلوں کے متفقہ اجزاء تھے) رسولوں
کے اعمال کے خطوط تھے اگرچہ ابتدائی زمانے میں ہی چار متفرق
انجیلوں نے اس انجیل کی جگہ لے لی تھی مگر ایسا محسوس ہوتا ہے
کہ عوامی عبادت کے موقع پر اس انجیل کی حیثیت (عرصے تک)
برقرار رہتی تھی۔[2]

تیسری صدی کے اوائل میں اوریجن[3] (ORIGEN) کے عظیم
اثر سے وسیع تر نئے عہدنامہ کی ہمت افزائی ہوئی۔ اوریجن
ان تمام خطوط سے واقف نظر آتا ہے جو بعد میں تسلیم کر لئے
گئے اگرچہ وہ یعقوب کے خط، پطرس کے دوسرے خط

---

[1] بارہ حواریوں کے واسطے سے یسوع کے اخلاقی ضوابط کا مجموعہ خصوصیت سے
کلیسیا کے مختلف اداروں کے سلسلے میں یہ مشہور مسیحی نوشتہ ہے اور نئے عہدنامہ میں
اب شامل نہیں ہے۔ [2] گویا یہ ایک اور انجیل تھی جو عبادت مواقع پر بھی استعمال ہوتی تھی۔
[3] عظیم مسیحی پیشوا ۔ ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یوحنا کے دوسرے اور تیسرے خط[1] کے بارے میں تذبذب کا اظہار کرتا ہے۔" صفحہ ۱۴۵

گویا تیسری صدی عیسوی تک بھی یہ طے نہ ہو سکا تھا کہ انجیل مقدس کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی پیش رفت ہوئی تو وہ اوریجن کے کے غیر معمولی اثر کا نتیجہ تھی مقالہ نگار بحث کو جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے:-

"نئے عہدنامہ نے چوتھی صدی کے دوران آخری شکل اختیار کی اس صدی کے شروع میں بہت کچھ غیر یقینی صورت حال موجود تھی۔ یوسی بیئس EUSEBIUS اس صورت حال کو بیان کرتا ہے اور (نئے عہدنامہ کی) کتابوں کی تین قسمیں کرتا ہے (۱) وہ کتابیں جو عام طور پر تسلیم کر لی گئی تھیں (۲) وہ کتابیں جن میں اختلاف تھا مگر زیادہ تر مان لی گئی تھیں۔ (۳) جو رد کر دی گئی تھیں۔ پہلی قسم میں چار انجیلیں۔ رسولوں کے اعمال۔ پولس کے خطوط۔ پطرس کا پہلا خط۔ یوحنا کا پہلا خط اور اگر چاہا جائے تو یوحنا کا مکاشفہ داخل تھیں۔ دوسری قسم میں یعقوب کا خط، یہوداہ کا خط۔ پطرس کا دوسرا اور تیسرا خط اور یوحنا کا تیسرا خط داخل تھے اور آخر قسم میں پولس رسول کے اعمال۔ ہرماس کا چرواہا۔ پطرس کا مکاشفہ۔ ڈاٹی ڈیچ اور کچھ لوگ یوحنا کا

---

[1] یہ سب خطوط آج نئے عہدنامہ کا جزو ہیں۔ ایم ایس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکاشفہ[1] اور کچھ اور لوگ عبرانیوں کے نام پولوس رسول کے خط کو (اسی رد کردہ قسم میں شمار کرتے ہیں۔" (صفحہ ۵۱۴)

گویا چوتھی صدی کے شروع تک نئے عہدنامہ کی کتابوں کے بارے میں سخت تذبذب موجود تھا یہ تذبذب اور اختلاف کس طرح دور ہوا مقالہ نگار اس پر روشنی ڈالتا ہے :۔

"موجودہ نیا عہدنامہ جس نے بالآخر قبولیت عام حاصل کر لی سب سے پہلے ۳۶۷ء کے اتھاناسیس[3] ATHANACIUS اس صورتِ حال کو ٹھیک کرنے کے لئے فرمان جاری کرتا ہے۔ مشرق و مغرب میں اتھاناسیس کے غیر معمولی اثر نے اس کے (مرتب کردہ) نئے عہدنامہ کو نیقیہ کی مسیحیت کے ساتھ چھا جانے کا موقع دیا[4]۔ لیکن (نئے عہدنامہ کی) دوسری روایات بھی ایک عرصے تک جاری رہیں۔ اینٹاکیہ کے مکتب فکر نے حواریین کے خطوط میں صرف یعقوب کے خط پیٹر کے پہلے خط اور یوحنا کے پہلے خط کو تسلیم کیا جبکہ اس کے ہمعصر نمائندے

---

[1] [2] یہ اس وقت نئے عہدنامہ میں داخل ہیں۔

[3] عظیم مسیحی پیشوا۔ ایم امین

[4] نیقیہ کی کونسل میں تثلیث پرستوں کو دوسرے مسیحی فرقوں میں غلبہ حاصل ہوا۔ اس غلبہ میں اتھاناسیس کا بہت بڑا حصہ تھا۔ نقیہ کی مسیحیت سے مراد موجودہ تثلیث پرستی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موپلیشیا MORSUESTIA کے تھیوڈور THEODRE
نے نئے عہد نامہ کے ان پورے حصے (حواریین کے خطوط) کو
رد کر دیا۔[1] یروشلم کے CYRIL اور NAZIANZUM
کے گریگری کی جانب سے، نئے عہد نامہ کی جو شکل پیش کی گئی
وہ پہلے ہی اتھاناسیس کے عین مطابق تھی اس استثناء کے ساتھ
کہ یوحنا کے مکاشفہ کو تسلیم کرنے میں ابھی تذبذب باقی تھا۔" (ص ۱۱۵)

گویا موجودہ نیا عہد نامہ اتھاناسیس کا مرتب کردہ ہے اور اتھاناسیس کے غیر معمولی اثر و رسوخ نے اسے کتاب مقدس کا درجہ دیا۔ مقالہ نگار مزید لکھتا ہے:۔

"مغرب نے اتھاناسیس کی رہنمائی قبول کی۔ ۳۸۲ء میں کلیسیا
کی ایک عام مجلس روم میں پوپ ڈیماسس کے زیر صدارت منعقد
ہوئی جس میں یروم[2] کے اثر سے نئے عہد نامہ کے مشتملات کی فہرست
اتھاناسیس کے مطابق اختیار کی گئی ...... یہی فہرست اگسٹائن
کی رہنمائی میں افریقہ کے صوبے کے لئے کلیسیا کی ان مجلسوں میں
آزادانہ تسلیم کی گئی جو ہپو کی مجلس میں ۳۹۳ء کارتھیج میں
۳۹۷ء اور ۴۱۹ء میں ہوئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ
اگسٹائن نے اگرچہ عبرانیوں کے نام خط کو کتاب مقدس کا جزو

---

[1] یہ رد کردہ خطوط آج نئے عہد نامہ کا جزو ہیں۔ ایم امین

[2] عظیم مسیحی پیشوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلیم کر لیا تھا مگر اس کا حوالہ دینے کا انداز بتاتا ہے کہ اسے اس بات میں اب تک خاصا شک ہے کہ یہ سینٹ پال کا خط ہے"
(صفحہ ۵۱۴)

گویا اتھاناسیس، پوپ دم اور اگسٹائن کے عظیم اثرات کے باوجود پانچویں صدی عیسوی تک تذبذب کی کیفیت باقی تھی اور خود اگسٹائن اس میں مبتلا تھا۔ مقالہ نگار اس بحث کا خاتمہ ان الفاظ میں کرتا ہے:۔

"دوسری ٹرولین کونسل TROLLAN - COUNCIL ۶۹۲ء میں ہوئی اس نے اختیار کر دہ دوسرے عہد نامہ QUINISE - TUM کو یہ حیثیت دی جا سکتی ہے کہ اس نے مشرق و مغرب کے لئے عہد نامہ کے ترتیب و تشکیل پانے کے عمل کو رسمی طور پر ختم کر دیا۔" (صفحہ ۵۱۵)

گویا ساتویں صدی کے تقریباً خاتمے پر نیا عہد نامہ آخری طور پر تشکیل پا سکا۔ یسوع مسیح سے تقریباً سات سو سال بعد جو انجیل مقدس تشکیل پائے اس کی صحت کے بارے میں آپ کیا رائے قائم کرتے ہیں فیصلہ آپ پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حضرت مسیح علیہ السلام کی انجیل

متی کی انجیل میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے فرمایا:—

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منادی کی جائے گی یہ بھی جو اس نے کیا اس کی یادگاری میں کہا جائے گا"

(باب ۲۶ - ۱۳)

اس انجیل میں اس کے بغیر بعینہٖ یہی عبارت مرقس باب ۱۴ - آیت ۹ کی ہے۔

اسی طرح مرقس کی انجیل کے شروع میں ہے:—

"خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی انجیل کا شروع" (باب ۱ - آیت ۱)

نیز مرقس کی انجیل میں ہے کہ مسیحؑ نے فرمایا:—

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میرے اور انجیل کے واسطے چھوڑ دیا ہو اور اس زمانے میں سو گنا نہ پائے"

(باب ۱۰ - آیت ۲۹ تا ۳۰)

نیز مرقس ہی کی انجیل میں ہے کہ مسیحؑ نے فرمایا:—

"اور ضرور ہے کہ پہلے سب قوموں میں انجیل کی منادی کی جائے"

(باب ۱۳ - آیت ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مرقس کی انجیل میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے فرمایا :-
" اور اس نے ان سے کہا (جی اٹھنے کے بعد) کہ تمام دنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"
(باب ۱۶ - آیت ۱۵)

رومیوں کے نام سینٹ پال کا خط ہے :-
" انجیل کے اعتبار سے تو وہ تمہاری خاطر دشمن ہیں"
(باب ۱۱ - آیت ۲۸)

اسی طرح کرنتھیوں کے نام پولوس رسول کے پہلے خط میں ہے :-
" اس لئے کہ میں انجیل ہی کے وسیلے سے مسیح یسوع میں تمہارا باپ بنا" (باب ۴ - آیت ۱۵)

اسی خط میں آگے چل کر ہے :-
" یہ کہ جب انجیل کی منادی کروں تو خوشخبری کو مفت کر دوں"
(باب ۹ - آیت ۱۸)

کرنتھیوں کے نام دوسرے خط میں ہے :-
" اس کے سبب سے وہ خدا کی بڑائی کرتے ہیں کہ تم مسیح کی انجیل کا اقرار کر کے اس پر تابعداری سے عمل کرتے ہو" (باب ۹ - آیت ۱۳)

اور گلتیوں کے نام پولوس رسول کے خط میں ہے :-
" میں تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تمہیں مسیح کے فضل سے بلایا اس سے تم اس قدر جلد پھر کر کسی اور طرح کی انجیل کی طرف مائل ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے مگر وہ دوسری نہیں۔ البتہ بعض ایسے ہیں جو تمہیں گھبرا دیتے اور مسیح کی انجیل کو بگاڑنا چاہتے ہیں"
(باب ۱ آیت ۶ تا ۷)

یہ چند حوالے پیش خدمت ہیں۔ ورنہ نئے عہدنامہ میں انجیل یا حضرت مسیح کی انجیل کے الفاظ بہت آتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ انجیل کہاں ہے کیا یہ آج موجود ہے؟

عیسائی کہتے ہیں۔ ہاں۔ اور وہ ہمارے سامنے نیا عہدنامہ رکھ دیتے ہیں جس کے سرورق پر لکھا ہوتا ہے:۔
"انجیل مقدس یعنی ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کا نیا عہدنامہ"
آیئے دیکھیں کہ کیا یہ وہی انجیل ہے جو حضرت مسیح کی تھی اور جس کی منادی کا انہوں نے حکم دیا تھا۔

ہم نئے عہدنامہ کو آخر سے لیتے ہیں۔ سب سے آخر میں یوحنا عارف کا مکاشفہ ہے جو یوحنا رسول کی طرف منسوب ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا تعلق مسیح سے ہے نہ ان کی انجیل سے، اس سے پہلے رسولوں کے سات خط ہیں۔ یہ خط رسولوں کے ہیں نہ کہ حضرت مسیح کے۔ ان خطوط سے پہلے سینٹ پال کے چودہ خطوط ہیں۔ یہ خطوط بھی سینٹ پال کے ہیں نہ کہ حضرت مسیح کے۔ اس سے قبل "رسولوں کے اعمال" ہے۔ جس میں سینٹ پال اور رسولوں کے کارناموں کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی مسیح کی انجیل نہیں ہے۔ اس طرح "انجیل مقدس" تقریباً دو تہائی حصہ انجیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قطعاً خارج کا ہے اور متفقہ طور پر مسیح کا نہیں دوسرے افراد کا ہے اور حضرت مسیحؑ کے زمانے کا نہیں مسیحؑ کے بہت بعد کا ہے۔

اب چار انجیلوں ۔۔۔ متّی ۔ مرقس ۔ لوقا اور یوحنا کی انجیلوں کو لیجئے ان کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ مسیح کی انجیل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ مسیحیوں کے نزدیک یہ بجنسہٖ مسیح کی انجیل ہے اور غیر مسیحی خصوصاً مسلمان کہتے ہیں کہ اس میں بہت سی تحریفات ہوئی ہیں اور یہ محرف انجیل ہے۔ وجوہ حسب ذیل ہیں :۔

(۱) ۔ ان میں سے کوئی انجیل حضرت مسیح کی مرتب کردہ نہیں ہے۔ یہ متی ۔ مرقس ۔ لوقا اور یوحنا کی تصنیف کردہ ہیں ۔۔۔ یہ بات سبھی کو تسلیم ہے ۔۔۔ اسی لئے ان کا نام متی ۔ مرقس ۔ لوقا اور یوحنا کی انجیل ہے۔

(۲) ۔ مسیحیوں کے نزدیک یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیحؑ نے نہ تو خود انجیل کو تحریر کیا اور نہ اپنے رسولوں کو تحریر کرایا۔ رسول تو اَن پڑھ بھی تھے ۔۔۔ اس کے برعکس یہ انجیلیں چار مصنفین متی ۔ مرقس ۔ لوقا اور یوحنا کو الہام ہوئی ہیں۔ اس صورت میں انہیں مسیح کی انجیل کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

(۳) ۔ یہ انجیلیں ایک کتاب کے چار اجزاء یا ابواب کی طرح نہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک، ایک مستقل بالذات کتاب ہے جس کا دوسری کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔ ان میں سے ہر کتاب مسیح کی زندگی اور انکی تعلیمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بحث کرتی ہے۔ اس لئے یہ سب مل کر حضرت مسیح کی انجیل نہیں بن سکتیں۔

(۴)۔ ان انجیلوں میں سے ہر انجیل حجم۔ انداز بیان۔ واقعات کی ترتیب اور واقعات و تعلیمات کی تفصیل میں دوسری انجیل سے اس قدر مختلف ہے کہ انہیں حضرت مسیح کی انجیل کے چار نسخے بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نہ ہی کوئی اس کا مدعی ہے۔

(۵)۔ یہ انجیلیں درحقیقت مسیح کے "تذکرے" ہیں ان "تذکروں" کا انداز بیان صاف بتاتا ہے کہ مسیح کی خودنوشت سوانح نہیں ہیں بلکہ کچھ دوسرے اشخاص ہیں جنہوں نے دیکھ کر یا لوگوں سے سن کر یہ تذکرے کر دیئے ہیں۔ موشیم جیسے قدامت پرست اور مسیحیت کے غالی معتقد بھی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:۔

"یسوع کی پیدائش، سلسلۂ نسب، خاندان اور سرپرستوں کی کچھ تفصیل ان چار الہامی مصنفین نے ہمارے لئے چھوڑی ہیں جو ان کی زندگی کی تاریخ بیان کرتے ہیں"۔

(صفحہ ۷ اعنوان یسوع مسیح کی زندگی)

(۶) ان "تذکروں" میں حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد کے واقعات بھی درج ہیں۔ یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ یہ انجیلیں حضرت مسیح کی نہیں ہیں۔

(۷)۔ مرقس کی انجیل کے سوا جو سب سے مختصر ہے کسی انجیل میں بہ صراحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے کہ یہ مسیح کی انجیل ہے۔ البتہ مرقس کی انجیل کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

یسوع مسیح ابن خدا کی انجیل کا شروع

لیکن اس کا انداز بیان بھی باقی انجیلوں کی طرح تاریخ و سوانح ہی کا ہے اور اس میں بھی مسیحؑ کے بعد کے واقعات درج ہیں۔

(۸) ۔ لوقا کی انجیل ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے:

" چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اے معزز تھیفلس۔ میں نے مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے۔ ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے"۔

(باب ۱ - آیت ۱ تا ۴)

معلوم ہوا کہ لوگوں کے تصنیف کردہ بہت سی کتابوں میں سے ایک کتاب یہ بھی ہے جسے لوقا نے لوگوں سے دریافت کر کے خاص مقصد سے اور ایک خاص ترتیب سے تصنیف کیا ہے۔ بہرحال یہ حضرت مسیح کی انجیل نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ محققین کا عام رجحان جس کی تائید اولین کلیسیا کی روایات سے ہوتی ہے یہ ہے لوقا کی انجیل اور رسولوں کے اعمال کا مصنف ایک ہی ہے۔ رسولوں کے اعمال کے شروع میں ہے۔

"اے تھیفلس میں نے پہلا رسالہ ان باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع میں کرتا اور سکھاتا رہا۔ اس دن تک جس میں وہ اُن رسولوں کو جنہیں اس نے چُنا تھا۔ روح القدس کے وسیلے سے حکم دیکر اُوپر اُٹھایا گیا" (باب ۱ آیت ۱ تا ۲)

یہ لوقا کی انجیل کا ذکر ہو رہا ہے جس سے بالکل واضح ہے کہ یہ لوقا کی ذاتی تصنیف ہے حضرت مسیح کی نہیں۔

پادری ولیم میکسن صاحب ایم۔ اے۔ تفسیر انجیل لوقا میں لکھتے ہیں:۔

تیسری انجیل (لوقا) کا مصنف۔ اعمال کی کتاب کا بھی مصنف ہے اعمال کی کتاب کا مصنف پولس رسول کا ساتھی تھا۔ یہ ساتھی لوقا تھا" (صفحہ ۱۲)

آگے چل کر تفسیر انجیل لوقا میں مزید فرماتے ہیں:۔

"قدیم مصنفین نے اس انجیل سے اقتباس کیا ہے مثلاً جسٹن شہید اور اس کا شاگرد طاطیان TATIAN اسکندریہ کا کلیمنٹ CLEMENT۔ اور یہ مؤخر الذکر مصنف بتاتا ہے کہ لوقا اسکا مصنف تھا۔ آرنیئس IRENAEUS بھی یہی بتاتا ہے کہ اس کتاب کو لوقا نے لکھا ہے ان شہادتوں کی بنا پر بلاشک

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننا پڑتا ہے کہ تیسری انجیل (لوقا) اور رسولوں کے "اعمال" کی کتاب لوقا ہی کے قلم سے لکھی گئی تھی۔ لوقا کافی عرصہ تک سینٹ پال کے ساتھ رہا۔ پھر لوقا سینٹ پال کے ساتھ قیصریہ میں اس وقت تک مقیم رہا۔ جب تک دونوں مع ارسترخس کے جہاز پر سوار ہو کر روما جانے کے لئے روانہ نہ ہوئے یعنی دو سال سے زیادہ عرصہ تک۔ (اعمال باب ۲۴۔ آیت ۲۷ + ۲۷: ۱)

یقیناً اس عرصہ دراز میں لوقا نے بہت کچھ دریافت کیا ہوگا اور نہ صرف ان لوگوں سے پوچھا ہوگا جو مسیح کی تعلیم اور زندگی سے متعلق واقف تھے اور جنہوں نے شاید مسیح کی تعلیم لوگوں سے سنی ہوگی۔ یا مسیح کے حالات زندگی کے لکھے ہوئے رسالے بھی دیکھے ہوں گے۔ صفحہ ۱۴

لوقا (یہ یونانی نام ہے) شاید لوقانس کا مخفف ہے۔ سینٹ پال کا خط بنام کلسیون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوقا قوم یہود سے دائرہ مسیحیت میں داخل نہیں ہوا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں کلسیون باب ۴: ۱۰ اور ۱۱ میں مرقوم ہے:۔

"ارسترخس...... تم کو سلام کہتا ہے اور برنباس کا رشتہ کا بھائی مرقس اور یسوع جو یوستس کہلاتا ہے مختونوں میں سے صرف یہی خدا کی بادشاہی کے لئے میرے ہم خدمت رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ..... چودھویں[14] آیت میں یوں لکھا ہے "پیارا طبیب لوقا اور دیماس تمہیں سلام کہتے ہیں" صاف وصریح طور سے ظاہر ہے کہ لوقا اور دیماس یہودی نہ تھے لوقا بت پرست اور غیر یہودی طبقہ سے تھا۔ جو رسولوں کے "اعمال" کتاب میں خدا ترس کے لقب سے ملقب ہے ... یہ ایسے غیر یہودی تھے جو بت پرستی سے متنفر ہو گئے تھے ...... لیکن ابھی تک رسم ختنہ پر عمل کے بغیر ہی مرید تھے ...... یعنی دیگر الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ) انہوں نے خدا کی وحدانیت اور اخلاقی احکام کو قبول تو کیا تھا لیکن موسٰے[1] کی رسمی شریعت کو قبول نہیں کیا تھا۔" صفحہ ۱۵

اس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ یہ انجیل لوقا کی لکھی ہوئی ہے نہ کہ حضرت مسیح کی انجیل۔

(۱۰)۔ یوحنا کی انجیل کے آخر میں ہے :۔

"یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جُدا جُدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے

---

[1] یعنی شریعت کی سختی نسخ قرار دیا گیا۔ ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی "۔ (باب ۲۱-آیت ۲۴ تا ۲۵)
اس سب پیتا دو مبالغہ کو فی الحال نظر انداز کر دیجئے جو آخری سطر میں ہے۔ صرف یہ دیکھئے کہ یوحنا کی انجیل خود اعلان کرتی ہے کہ وہ یسوع کی انجیل نہیں۔ایک اور شخص کی ہے اور اس نے بھی مسیح کے صرف کارنامے لکھے ہیں۔اگر سب کارنامے لکھے جاتے تو اتنی کتابیں ہوتیں کہ دنیا میں نہ سماتیں۔

(۱۱)- متی اور لوقا دونوں انجیلوں کے بارے میں مسیحی محققین کا عام رجحان یہ ہے کہ یہ مرقس کی انجیل کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہیں اور ان کے مصنفین کے سامنے مرقس کی انجیل کے علاوہ ایک اور انجیل بھی ہے جو اب موجود نہیں ہے - اور جسے وہ Q کا نام دیتے ہیں A SHORT HISTORY- OUR RELIGION کے مصنف سمر ویل لکھتے ہیں:

"پہلی تین انجیلوں کو یکساں انجیلیں SYNOPTIC GOSPEL کہا جاتا ہے۔کیونکہ وہ ایک سی نظر آتی ہیں۔یا ہمارے خداوند (یسوع) کی زندگی کے بارے میں ایک ہی نقطہ نظر اپناتی ہیں لیکن حقیقتاً یہ تین آزاد دستاویز نہیں ہیں کیونکہ سینٹ متی - اور سینٹ لوقا نے سینٹ مرقس کی تصنیف کو اپنے سامنے رکھ کر اپنی انجیلیں تصنیف کی ہیں۔اس طرح کی معمولی سی تبدیلیاں کرتے ہوئے - جو انہیں بہتر نظر آئیں - بہت وسیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نے پیراسے نقل کیا ہے۔ مرقس کی دلکش لیکن غیر اہم تفصیلات حذف کر دی گئی ہیں۔ انجیل کے دونوں آخری مصنفین بالعموم مرقس کے ان فقروں کو غائب کر دیتے ہیں جن سے ہمارے خداوند کے انسانی جذبات، غصہ اور تعجب وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں سینٹ متی اور سینٹ لوقا نے مرقس کی انجیل کے علاوہ ایک اور ذریعہ کو استعمال کیا ہے جو ہمارے خداوند کے کلام کا ایک مجموعہ تھا اور جو اب گم ہو گیا ہے۔ اس گم شدہ دستاویز کو بسا اوقات "Q" کہا جاتا ہے جو جرمن لفظ میں QUELLE کا مخفف ہے۔ جس کے معنی ماخذ SOURCE کے ہیں۔ اس خیال کے لئے کچھ بنیادیں موجود ہیں کہ یہ مجموعہ ـــــ نہ کہ پہلی انجیل ـــــ متی رسول کا تصنیف کردہ تھا۔" (صفحہ ۱۰۳)

"THE BEGINNINGS OF THE CHRISTIAN RELIGION" کے مصنف مرڈیتھ ایلیٹ ایلیم فرماتے ہیں:-

"یہ غالباً سنہ ۵۰ کی بات ہے کہ تصنیفی سرگرمیاں شروع ہوئیں جو بعد میں انجیلوں کی تخلیق کی شکل میں نقطۂ عروج کو پہنچیں۔ اس سال غالباً انطاکیہ میں یوحنا مرقس سے ایک انجیل تصنیف کی گئی جو "Q" کے نام سے معروف ہے۔ اس میں خاص طور پر (یسوع کی) تعلیمات کا مواد تھا لیکن واقعات سے متعلق کچھ ٹکڑے بھی اس میں موجود تھے۔ اس قسم کی کسی تصنیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی موجودگی کی تائید قولِ مسیح روایات سے ہوتی ہے دوسری صدی کے ایک بشپ ہیریپولس کے پیپیاس نے ۱۴۰ء؁ میں تحریر کیا ۔ متی نے (یسوع کے) کلام کو عبرانی میں مرتب کیا اور ہر ایک نے جس حد تک وہ اہل تھا۔ اس کی ترجمانی کی ۔ متی اور لوقا سے "Q" کے صحیح مشتملات کی از سرِ نو تالیف کی بہت کچھ کوشش کی گئی ہے لیکن یہ کبھی ممکن نہ ہو سکے گا۔ ایک چیز کی وجہ سے اور وہ یہ کہ غالباً دونوں مصنفین کے سامنے "Q" کے دو مختلف نسخے تھے" (صفحہ ۲۲۶)

مرقس کی انجیل پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"انجیل کے تنقیدی مطالعہ کے تقریباً تمام دنیا کے مسلمہ نتائج میں سے ایک نتیجہ یہ ہے کہ مرقس چاروں انجیلوں میں سے سب سے قدیم اور متی اور لوقا کے مآخذ میں سے ایک مآخذ ہے" (۲۳۸)

متی کی انجیل کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"متی کی انجیل کے مصنف نے متعدد مآخذ کو استعمال کیا ہے اس کا واقعاتی فریم ورک حقیقتاً مرقس ہی کا ہے ۔ مرقس کی ۶۶۸ میں سے ۶۲۳ آیت متی میں موجود ہیں ۔ متی افراد کے تصرف کی تفصیلات کو آزادانہ بدلنا ۔ ان میں نمک مرچ لگانا ۔ انہیں مختصر کرتا ۔ نیز واقعات کی تلخیص کر کے انہیں نئے نظم و

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب کے ساتھ دوبارہ مرتب کرتا ہے .... اس کا ماخذ "Q" ہے یسوع کے مکالمات جو متی اور لوقا دونوں میں ہیں "Q" سے ماخوذ ہیں لیکن متی (یسوع کے) متعدد مکالمات کو باقی رکھتا ہے جنہیں لوقا حذف کر دیتا ہے ...... ہو سکتا ہے کہ "Q" کا نسخہ جو متی کے سامنے ہو۔ اس نسخہ سے بڑا ہو جسے لوقا نے استعمال کیا تھا مزید برآں متی اپنی انجیل کے مضامین کے تقریباً ایک چوتھائی حصّہ کے سلسلے میں اپنے کچھ مخصوص ماخذ بھی رکھتا ہے"۔ (صفحہ ۲۰۴-۲۱۴)

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار "Q" کی دوبارہ ترتیب کے عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

"متی اور لوقا نے مرقس کی انجیل کا استعمال کیا تھا۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے اب عام طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے مرقس کے علاوہ انہوں نے لازماً دوسرا ماخذ بھی استعمال کیا ہے جسے اب عام طور پر "Q" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ......
لیکن متی اور لوقا میں سے ہر ایک (اس کے علاوہ) اپنا ایک مخصوص ماخذ بھی رکھتا تھا" (جلد سوم صفحہ ۵۱۳)

۱۲۔ آخری بات یہ ہے کہ یسوع، ان رسولوں اور ان کے مخاطبین کی زبان عبرانی میں تھی جس کا ثبوت یہ ہے کہ مسیحؑ کے جو فقرے بعینہٖ انجیلوں میں درج کیے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب عبرانی میں ہیں۔ مثلاً صلیب کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے متی بیان کرتا ہے :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (باب ۲۷ آیت ۴۶)

مرقس باب ۱۵ - آیت ۳۴ تا ۳۶ میں معمولی فرق کے ساتھ یہی فقرہ ہے۔ یہ فقرہ عبرانی کا ہے۔ یوحنا میں مسیح کے قبر سے جی اٹھنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ہے:-

"یسوع مسیح نے اس سے کہا مریم۔ اس نے مڑ کر اس سے عبرانی زبان میں کہا ربونی یعنی استاد" (باب ۲۰ آیت ۱۶)

گویا حضرت مسیح کے زمانے کی عورتیں تک عبرانی بولتی تھیں۔ یوحنا ہی میں ہے:-

"اور پیلاطس نے ایک کتاب لکھ کر صلیب پر لگا دیا۔ اس میں لکھا تھا یسوع ناصری۔ یہودیوں کا بادشاہ۔ اس کتاب کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا ...... اور عبرانی۔ لاطینی اور یونانی میں لکھا تھا" (باب ۱۹ - آیت ۱۹ تا ۲۰)

لاطینی اور یونانی رومیوں کی زبانیں تھیں عبرانی یہود کی زبان نہ تھی تو اس میں کتبہ کیوں لکھا گیا۔ اور رسولوں کے اعمال میں ہے:-

"اور تمام شہر یروشلم میں ہلچل پڑ گئی اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے اور پولس کو پکڑ کر ہیکل سے باہر گھسیٹ لائے ...... بھیڑ میں سے بعض کچھ چلائے اور بعض ...... جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چپ چاپ ہو گئے تو وہ عبرانی زبان میں یوں کہنے لگا "اے بھائیو اور بزرگو میرا عذر سنو جو اب میں تم سے بیان کرتا ہوں"
(باب ۲۱-آیت ۴۲)

اگر یہودی عوام کی زبان عبرانی نہ تھی تو سینٹ پال نے ان سے عبرانی میں کیوں خطاب کیا۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ یسوعؑ ان کے رسولوں اور ان کے مخاطبین کی زبان عبرانی تھی اور اس لئے صحیح یہی ہے کہ مسیح کی انجیل عبرانی میں تھی جو یہودی قوم کی مذہبی زبان بھی تھی اور عہدنامہ عتیق کے تمام صحیفے اور یہود کی دوسری مذہبی کتابیں اسی زبان میں لکھیں ۔ لیکن سب لوگ اس پر متفق ہیں کہ موجودہ انجیلیں اصلاً یونانی میں لکھی گئیں اور یونانی ہی سے باقی زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں۔ اس لئے یہ حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

کیا انجیلوں کے مصنّفین مسیح کے حواری تھے

مسیحی دنیا میں یہ بات عرصے تک مسلّمات میں شمار ہوتی رہی کہ موجودہ انجیلوں کے مصنف حضرت مسیح کے رسول ہیں اور...... مسیحی مبلغین تو آج بھی باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ رسولوں کے "اعمال" سینٹ پال کے خطوط اور رسولوں کے خطوط میں کہیں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ یسوع مسیحؑ کے رسول سب کے سب اَن پڑھ تھے اور رسولوں کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کے فیضان سے وہ اجنبی زبانیں بولنے لگے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس بات کا پتہ لگانا آج سخت مشکل ہے کہ انجیلوں کے حقیقی مصنفین کون تھے۔ ہارن صاحب بائبل کی تفسیر جلد ۴ باب ۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"انجیلوں کی تالیف کے متعلق جو احوال ہم کو قدیم مؤرخین کلیسا سے ملے ہیں وہ ایسے غیر معین اور ابتر ہیں کہ کسی ایک امر معین کی جانب نہیں پہنچاتے۔ پرانے پرانے قدماء نے اپنے وقت کی گپوں کو سچ سمجھ کر لکھ دیا اور ان لوگوں نے جو بعد ان کے ہوئے۔ ادب کر کے ان کے لکھے ہوئے کو قبول کر لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روایتیں جھوٹی سچی ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے تک پہنچیں اور مدت دراز گذرنے کے بعد ان کی تنقید متعذر ہو گئی"۔

اور موشیم صاحب اپنی تاریخ صفحہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں :۔

"چاروں انجیلوں یوحنا رسول کی زندگی میں یکجا کر دی گئی تھیں اور متروع کی تین انجیلوں کو اس الہامی شخص (یوحنا) کی منظوری حاصل ہو گئی تھی۔ اس بات کو ہم واضح طور پر یوسبی بیئس کی شہادت سے جانتے ہیں"۔

یہ ہے بڑی سے بڑی شہادت جو موشیم کو ملی ہے حالانکہ یوسبی بیئس چوتھی صدی عیسوی کا مورخ ہے اور تین سو سال کے بعد کے کسی شخص کی شہادت کوئی وزن نہیں رکھتی لیکن اس شہادت کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو اس کا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ متی مرقس اور لوقا کی انجیلیں کسی رسول کی لکھی ہوئی نہیں ہیں ـــــ ورنہ انہیں یوحنا رسول کی منظوری کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ وہ یوحنا رسول کی نظر سے گذری ہیں اور انہوں نے اسے پسند کیا ہے موجودہ تحقیقات کی رو سے یہ بات عام طور پر مان لی گئی ہے کہ مرقس کی انجیل دوسری انجیلوں کا ماخذ ہے لیکن مرقس نام کے کوئی صاحب رسولوں کی فہرست میں موجود نہیں ہیں۔ پھر یہ کون ہیں۔ اسکاٹ صاحب اپنی رومن تفسیر میں لکھتے ہیں :۔

"مرقس کی حالت جس نے یہ کتاب لکھی زیادہ معلوم نہیں ہے۔ اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں کہ وہ مسیح کے ستر شاگردوں میں سے تھا[1]۔ لیکن اس میں ایک شبہ یہ ہے کہ پطرس اسے اپنا بیٹا کہتا ہے (اول پطرس باب ۵۔ آیت ۱۳) جس سے گمان ہوتا ہے کہ پطرس کے وسیلے سے صاحب ایمان ہوا۔ یہ بھی ٹھیک نہیں معلوم کہ کس وقت یہ صحیفہ لکھا گیا" (صفحہ ۲۳۹ - ۲۴۰)

مرڈیخ ایف ایلیہ لکھتے ہیں :۔

"اولین کلیسیا کی روایات کے مطابق قدیم ترین انجیل کا مصنف جان مرقس تھا۔ یہ سینٹ پال کا رفیق کار، اور پطرس کا ترجمان تھا۔ مرقس کی انجیل کی اصل اور تصنیف سے متعلق قدیم ترین کلیسیائی روایت ہیراپلس کے بشپ پیپیاس (سنہ ۱۴۰ء) کی ہے"

یوسی بیس اپنی چرچ ہسٹری (سنہ ۳۲۵ء) میں اس کا حوالہ اس طرح دیتا ہے :۔

"کلیسیا کا بڑا پادری یہ کہا کرتا تھا کہ مرقس نے جو پطرس کا ترجمان بن گیا درحقیقت بالکل صحیح ———— جہاں تک اس کا حافظہ نے ساتھ دیا ——— ان تمام چیزوں کو لکھا جو خداوند (یسوع) نے فرمائیں یا کیں۔ لیکن کسی ترتیب کے بغیر کیونکہ مرقس نے نہ تو کبھی خداوند کی باتوں کو سنا تھا نہ اس کا ذاتی پیرو تھا۔ جیسا کہ

---

[1] مسیح کے ستر شاگردوں کے نام اور حالات کسی کو نہیں معلوم۔ نئے عہدنامہ میں ان کے نام نہیں ہیں۔ ایم ایم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں نے کہا وہ پطرس کے ساتھ رہا جو (یسوع) کی تعلیمات کو وقت کی ضرورت کے مطابق پیش کرتا تھا۔ اس طرح نہیں کہ وہ خداوند کے الہامات کو مرتب صورت میں بیان کر رہا ہو" (صفحہ ۲۴۹)

یعنی مرقس حضرت مسیح کے نہ رسول تھے نہ عام شاگرد۔ وہ پطرس یا سینٹ پال کے شاگرد تھے اور مرقس کی انجیل ان کی غیر مرتب یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔

اب لوقا کی انجیل کو لیجئے لوقا کے شروع میں ہے :-

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے کلام کے خادم تھے، ان کو ہم تک پہنچایا۔ اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں" (باب آیت اتا ۳)

یہ عبارت اس مفہوم میں صریح ہے کہ لوقا حضرت مسیح کے نہ رسول تھے نہ شاگرد نہ ان کے زمانے میں موجود تھے...... یوں بھی لوقا نام کی کوئی شخصیت رسولوں میں موجود نہیں ہے۔ ان کا تعلق اس سماج سے تھا جس نے حضرت مسیح کے رسولوں یا شاگردوں سے حضرت مسیح کی باتیں سنی تھیں۔ خط کشیدہ الفاظ کو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود حضرت مسیح کے شاگردوں سے کچھ نہ سنا تھا یا بہت کم سنا تھا وہ اپنے زمانے کے لوگوں سے دریافت کر کے حضرت مسیح کی تعلیمات کو قلمبند کرنا چاہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...تھے۔ پتہ نہیں انہوں نے کن لوگوں سے معلومات حاصل کیں اور وہ کس قسم کے لوگ تھے۔

اب متی کی انجیل کو ملاحظہ کیجئے۔ اس کے بارے میں عام طور سے یہ تصور رہا ہے کہ یہ متی رسول کی انجیل ہے۔ لیکن خود مسیحی محققین نے اس تصور کو رد کر دیا۔ بلاشبہ کلیسائی روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ متی رسول کی ایک انجیل تھی مگر وہ عبرانی میں تھی اور وہ موجودہ متی کی انجیل سے مختلف تھی۔ جو یونانی میں تصنیف کی گئی ہے۔ متی کی انجیل سے بالکل محسوس نہیں ہوتا کہ یہ متی رسول کی لکھی ہوئی ہے۔ بلکہ اس میں متی رسول کا ذکر اس طرح ہے کہ اس سے برخلاف خیال کی تائید ہوتی ہے:۔

"یسوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور اس سے کہا میرے پیچھے ہو لے۔ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا" (متی باب ۹ آیت ۹)

متی کی انجیل کا ذکر کرتے ہوئے مرڈ ینتھ ایف ایکر لکھتے ہیں:۔

"مرقس کی انجیل کی تصنیف کے ایک نسل گزر جانے کے بعد ایک نامعلوم مسیحی نے جو غالباً یونانی بولنے والا اور یہودی النسل تھا اور شام کے شہر انطاکیہ میں رہتا تھا ایک زیادہ مکمل اور جامع انجیل مرتب کی" (صفحہ ۲۴۰)

یہ بات اس پر گزر چکی ہے کہ مسیحی محققین کے عام رجحان کے مطابق متی نے اپنی انجیل مرقس کی انجیل، گم شدہ انجیل "Q" اور بعض دوسرے نامعلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماخذ سے مرتب کی ہے ۔ اور یہ مان لینے کے بعد اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ متی رسول کی لکھی ہوئی ہے ۔

نام کے اشتراک کے باعث ایک عرصہ تک یہ خیال کیا جاتا رہا کہ یوحنا کی انجیل یوحنا رسول کی لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن اب یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ یہ سب سے آخری انجیل ہے اور اس کا یوحنا رسول سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ خود یوحنا کا انداز بیان بتاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح کے کسی شاگرد کی نہیں ہے کسی فلسفی کی لکھی ہوئی ہے ۔ نام کے اشتراک کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس نے لوگوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے کہ یہ انجیل یوحنا رسول کی ہے اور وہ یوحنا کے آخر کی عبارت جو حسب ذیل ہے

"پطرس نے مڑ کر اس شاگرد کو واپس آتے دیکھا جس سے یسوع محبت رکھتا تھا اور جس نے شام کے کھانے کے وقت اس کے سینے کا سہارا لے کر پوچھا تھا کہ اے خداوند تیرا پکڑوانے والا کون ہے ۔ پطرس نے اسے دیکھ کر یسوع سے کہا اے خداوند اس کا کیا حال ہوگا ۔ یسوع نے اس سے کہا اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا ۔ تو میرے پیچھے ہو لے ۔ پس بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ وہ شاگرد نہ مرے گا ۔ لیکن یسوع نے اس سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نہ مرے گا بلکہ یہ کہ اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا ۔ یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے"۔

(باب ۲۱۔ آیت ۲۰ تا ۲۴)

"اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ تھی"۔ (باب ۱۱۔ آیت ۲۰۔ آخر تک)

اس عبارت سے لوگوں نے خیال کیا کہ انجیل یوحنا رسول کی ہے حالانکہ اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا وجوہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ متی، مرقس، اور لوقا کی انجیلوں میں مندرجہ بالا عبارت اور عبارت میں مذکورہ واقعات واحوال مذکور نہیں ہیں، نہ کسی ایسے شاگرد کا ذکر ہے۔ جس میں یسوع محبت کرتا ہو۔

۲۔ یوحنا کی انجیل میں بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ وہ شاگرد کون ہے۔ یہ لوگوں کا اپنا خیال ہے کہ وہ زبدی کا بیٹا یوحنا ہے۔

۳۔ چاروں انجیلوں میں یوحنا رسول کا جو حال موجود ہے اس سے یہ کسی طرح واضح نہیں ہوتا کہ وہ یسوع کے محبوب شاگرد تھے۔

۴۔ جن جملوں سے خصوصیت کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ یوحنا رسول کی انجیل ہے وہ یہ ہیں:۔

"یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے"۔ (باب ۲۱ آیت ۲۲)

لیکن یہی جملے بتاتے ہیں کہ یہ تحریر یسوع مسیح کے رسول کی نہیں کسی اور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو یہ بتا رہا ہے کہ یہ یسوع کے شاگرد کی گواہی اور ان کی تحریر ہے اور جو اس بات کی تصدیق بھی کرتا ہے کہ ان کی گواہی سچی ہے اور اس طرح اپنے دعوے کی خود اپنے دعوے کے الفاظ سے تردید کرتا ہے....

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ جملے آخر میں کس نے بڑھا دیئے ہیں کیونکہ یہ آخر میں نہیں۔ عبارت کے بیچ میں ہیں ورنہ استدلال آپ سے آپ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں یہ جملے کس نے بڑھائے ہیں اور اس کے پاس اس کے دعوے کی دلیل کیا ہے۔

۵۔ عبارت کا آخری جملہ یہ ہے :۔

"اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لیے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی"

یہ جملہ صریح اور قطعی دلیل ہے اس بات کی کہ یہ انجیل حضرت مسیحؑ کے کسی رسول کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ حضرت مسیحؑ کا کوئی رسول ایسا بے پناہ مبالغہ نہیں کرسکتا۔ اگر حضرت مسیحؑ کے رسول ایسا بے حد وحساب مبالغہ کر سکتے ہیں تو پھر رسولوں اور ان کی مرتب کردہ انجیلوں دونوں پر سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایسی خوردبین بھی تو نہیں ہے جو مبالغہ کے اس کوہ گراں میں حقیقت کے ذرّوں کو تلاش کر سکے۔

لیکن اگر مندرجہ بالا جملے میں مبالغہ نہیں حقیقت کی عکّاسی ہے تو پھر یہ کہنے دیجئے کہ یوحنّا کے چند اوراق بلکہ چاروں انجیلوں کے سارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراق میں حضرت مسیح کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اصل کے مقابلے میں اتنا کم ہے کہ ریاضی کے حساب سے اس کا تناسب بیان نہیں کیا جا سکتا اور وہ مسیحیت کی اتنی ناقص ترجمانی ہے کہ اسے مسیحیت کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ چاروں انجیلوں میں سے کوئی انجیل بھی نہ حضرت مسیح کی ہے نہ اُن کے رسولوں کی۔ پھر یہ کن مصنفین کی ہیں۔ آج ہم ان کے بارے میں قیاس و گمان ہی کر سکتے ہیں۔ قطعیت کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔ عوام اپنے کو جج تصور کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا چاروں انجیلیں حضرت مسیح یا ان کے رسولوں کی لکھی ہوئی ہیں یا کسی اور کی لکھی ہوئی۔

بائبل کی الہامی حیثیت

۱۔ مشہور عیسائی محقق جناب ڈاکٹر جے پیٹرسن سمتھ صاحب ڈی۔ ڈی لکھتے ہیں:۔

بہت سی باتیں جو بائبل کے متعلق میرے کئی ایک خیالات کے اُلٹا دینے والی ہیں۔ ایسے اشخاص کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں جو نہ تو بے اعتقاد ہیں نہ مذہب کے دشمن ہیں۔ نہ اس کی توہین روا رکھنے والے ہیں۔ بلکہ وہ بڑے ادب و لحاظ سے سالہا سال تک اس کے متعلق امور کی تحقیقات میں مشغول رہے ہیں۔ ان میں یونیورسٹیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پروفیسر- کلیسا کے بشپ اور اعلیٰ عہدیدار وغیرہ ایسے اصحاب شامل ہیں جن کی اعلیٰ علمیت اور دیانداری اور خداپرستی میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ نہ صرف ایک جماعت سے بلکہ مختلف کلیساؤں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف سلسلۂ خیالات کے پابند ہیں...... وہ اب بائبل کی نسبت وہ خیالات نہیں رکھتے...... جیسے انہیں بچپن میں تعلیم دی گئی تھی یا جیسا کہ عوام الناس میں سے ہزاروں دیندار مرد و عورت آج کل مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں بہت کچھ انسانی عنصر پایا جاتا ہے" (بائبل کا الہام" شائع کردہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور- صفحہ ۲)

۲- پادری سجے ایل کرے صاحب بی اے- جگادھری لکھتے ہیں:-
"سرسری نگاہ سے مطالعہ کرنے والوں کے نزدیک نبیوں کی تحریری (نوشتوں) کی غیر واضح زبان اور استعاروں کی بھرمار سے پڑھنے والے اکتا جاتے ہیں۔ ان کی طرز بیان اور انداز تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف جن واقعات کا ذکر کر رہا ہے وہ زندگی سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے اور ان کے بیانات میں بیسویں صدی کے انسانوں کے واسطے کوئی پیغام نہیں" (انبیاء کے اصغر کے پیغامات" صفحہ ۱)

۳- سکاٹ لینڈ کے نامور پروفیسر ڈاڈز صاحب ڈی- ڈی تحریر فرماتے ہیں:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پدرا نے عہدنامہ کے مصنفوں میں سے ہر ایک اپنے ملہم ہونے کا دعوےٰ نہیں کرتا۔"

پھر لکھتے ہیں :۔

"بائبل میں ایسی کتابیں ہیں جن کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی نبی یا رسول یا کسی اور مقرر کئے ہوئے شخص کی لکھی ہوئی ہیں ان میں کوئی نقلی غلطی واقع نہیں ہوئی۔"

ایک اور جگہ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

"اگر ہم بائبل پر بخوبی غور کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ بائبل کی ٹیکسٹ ٹھیک نہیں ہے۔ اور نہ وہ اس غرض کو اچھی طرح پورا کر سکتی ہے۔" (تحقیق بائبل صفحہ ۸۲، ۳۸، ۴۲، ۴۴)

۴ - چرچ مشن کی شائع کردہ مشہور کتاب "روحوں کو آزماؤ" کے صفحہ ۱۹-۲۰ پر لکھا ہے :۔

"درحقیقت تاریخوں کی صحت تاریخی تفصیلات اور سائنس کے اصولی نظریات سے بائبل مقدس میں غلطیاں متضاد بیانات اور نامکمل علم پایا جاتا ہے۔ اور یہ غلطیاں زیادہ اہم مسائل جیسے خدا کا ذہن۔ خدا کی مرضی وغیرہ میں بھی نظر آتی ہیں۔" (دیکھئے رسالہ "المائدہ لاہور بابت ماہ دسمبر ۱۹۵۹ء)

۵ - جناب پادری ولیم میچن صاحب ایم۔ اے نے فرمایا کہ :۔

"اگر کسی شخص کو جو بائبل سے واقف ہو یہ بتایا جائے کہ بائبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پہلی پانچ کتابوں میں شریعت ہے تو ان کے دیکھنے سے تعجب ہوگا۔ کیونکہ آدھا بیان تاریخی ہے اور۔ ایسی کتاب کی بابت یہ گمان کرنا کہ وحی سے لکھی گئی یا مسائل سے بھری ہے محض غلط ہے"

(مسیحی مسائل صفحہ ۱۴)

۲۔ جناب ڈاکٹر جے پیٹرسن سمتھ صاحب ڈی سڈی "یہ نوشتوں کا دعوےٰ کیا ہے" کی سرخی کے ماتحت رقمطراز ہیں :۔

" (بائبل مقدس کے) لکھنے والے کبھی اس امر کے دعوے دار نہیں ہوتے کہ ان کی تحریر غلطی سے مبرا ہے اگر ہم ان کے حق میں اس قسم کے دعوے کرنے لگ جائیں تو یقیناً اس میں ان کا کچھ قصور نہیں ہے۔ کیونکہ ظاہراً تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بائبل خاص کر عہد عتیق ہم کو اس قسم کے دعوے کرنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے...... انہوں نے اپنا مصالحہ قوم کے دوسرے غیر الہامی نوشتوں سے جمع کیا ہے۔ سلاطین اور تواریخ کی کتابوں کے مصنف ایک ہی واقعہ کی متوازی تاریخیں لکھتے ہیں۔ جو تفصیلی امور میں ایک دوسرے سے ہرگز اتفاق نہیں کرتیں اور بعض اوقات ایسے اختلافات بھی پائے جاتے ہیں جنہیں باہم تطبیق دینا امکان سے باہر ہے"۔

(بائبل کا الہام صفحہ ۱۰۳)

۳۔ جناب ڈاکٹر آر۔ ڈبلیو۔ ڈیل صاحب لکھتے ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پچاس سال کا عرصہ گزرا کہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جیالوجی (علم طبقات الارض) کی تحقیقات کے نتائج موسوی الہام کے حق میں زہر قاتل کا کام کر جائیں گے اور اگر موٹلیے کے الہامی دعووں کو زک پہنچی تو نئے عہدنامہ کی کتابیں بھی نہ بچیں گی۔۔۔ مسیحی مذہب کے معاون کبھی فکر و تشویش سے گھبر جاتے اور اور کبھی غم و غصہ سے۔ جیالوجی اور الہام میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے حکیمانہ تشریحیں اور تاویلیں ایجاد کی گئیں۔ جن میں سے بعض بہت ہی رکیک تھیں......... اسی طرح ڈارون صاحب کی تحقیقات سے بھی کچھ اس قسم کی ہل چل پڑ گئی تھی......... مسیحیوں کے درمیان خوف کی نسبت غصہ اپنا رنگ زیادہ دکھانے لگا...... لیکن ان مباحثوں نے جو جیالوجی اور الہام کے متعلق ہو چکے تھے۔ اہل الرائے مسیحیوں کی اس معاملہ میں خوب تربیت کر دی تھی۔ اور ان کے دلوں میں الہام ربانی کی حقیقت کا نیا تصور بھر دیا تھا"

("زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ" صـ۲۰۳)

۸۔ جناب پادری کینن ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی۔ گیرڈ صاحب بی اے۔ نئے عہدنامہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یوحنا کے مکاشفہ کے علاوہ ایک بھی کتاب انجیل میں نہیں ہے جس کا دعوےٰ ہو کہ اس مصنف پر یہ کتاب نازل ہوئی ہے یا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مصنف کو خدا نے لکھنے کے لیئے مامور کیا تھا......

ایسا معلوم پڑتا ہے کہ ان مصنفوں نے یونہی یا اپنی مرضی سے

حسب موقع ان کو تحریر کیا ہے" (الہام صفحہ ۵۷-۵۸)

۹- جناب پادری ولیم میچین صاحب "اناجیل" کی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مسیحیوں نے بے شک محمد صاحب کے زمانہ سے پہلے جعلی اور محرف انجیلیں بنائیں......ان کتابوں کے لکھنے والوں کے نام معلوم نہیں۔ اکثر ان کے مصنف ایسے نام رکھتے تھے جن سے یہ سمجھا جائے کہ کسی حواری نے ان کو لکھا......

اگر سب غیر مستند انجیلوں وغیرہ کی فہرست بنائی جائے تو اس میں کم از کم ستر کتابوں کے نام لکھے جائیں گے۔ جن میں سے بعض بالکل کھو گئیں۔ بعض ناقص ہیں اور بعض پورے طور پر موجود ہیں...... یہ کتابیں خوب بکتی تھیں اور کم علم لوگ ان کو پسند کرتے تھے" انجیل از پادری ولیم میچن صاحب ایم اے صـ۵-۱۱)

۱۰- آج سے تقریباً ساٹھ سال پیشتر ایک مسیحی محقق ڈاکٹر آر۔ ڈبلیو۔ ڈیل صاحب نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ :-

"اس میں شک نہیں کہ اگر وہ (یعنی مسیحی) بائبل کے الہام پر شک لانا شروع کر دیں...... تو ان کا ایمان پاش پاش ہو جائے گا" (زندہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اناجیل اربعہ صفہ ۵۲ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء)

تھامس پین (THOMAS PAINE) نے نہایت واضح الفاظ میں اناجیل کے غیر الہامی ہونے کو ثابت کردیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"ان کتابوں کے متعلق وحی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا صرف اس لئے ہی نہیں کہ ان کتب کے مصنفین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ہم ایسے افراد کے بیانات کو وحی نہیں کہہ سکتے جو انہوں نے ان واقعات کے بارے میں دیئے ہیں جو ان کی آنکھوں کے سامنے ہوئے ہیں یا جو انہوں نے کان سے سنے ہوں۔"

(THE AGE OF REASON. P.129)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

کیا انجیلیں الہامی ہیں

(یعنی وحی الٰہی ہیں)

یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ موجودہ انجیلیں حضرت عیسےٰ کی ترتیب کردہ نہیں ہیں اور نہ ان کے رسولوں کی۔ انجیلوں کے وحی الٰہی ہونے کے معاملہ پر بحث کرنے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ تاہم بہتر ہے کہ ہم اس پر تھوڑا سا غور کر لیں۔ کسی صحیفہ کے وحی الٰہی ہونے کے لئے عقلاً چند باتیں ضروری ہیں :-

۱۔ صحیفہ وحی الٰہی ہونے کا مدعی ہو۔

۲۔ صاحب صحیفہ کے بارے میں یہ ثابت ہو کہ ان پر وحی الٰہی نازل ہوتی تھی۔

۳۔ صحیفہ کے مضامین سے واضح ہو کہ وہ وحی الٰہی ہیں۔

جہاں تک پہلے معیار کا تعلق ہے۔ چاروں انجیلوں میں سے کوئی بھی اس معیار پر پوری نہیں اُترتی۔ کسی انجیل نے وحی الٰہی ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ اس کے برعکس انجیلوں کا انداز بیان صاف بتاتا ہے کہ لوگوں نے واقعات کو دیکھ کر یا لوگوں سے سن کر انجیلیں مرتب کی ہیں۔ لوقا کی انجیل میں یہ صراحت موجود ہے کہ اسے لوگوں سے دریافت کر کے مرتب کیا گیا او

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ ان باتوں کی گواہی حضرت مسیح کے شاگرد نے دی ہے اور اس کی گواہی سچی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ان باتوں کی وحی ان پر خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔

دوسرے معیار پر بھی کوئی انجیل پوری نہیں اترتی ہمیں قطعیت سے نہیں معلوم کہ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ اور یوحنا جنہوں نے انجیلیں تب کی ہیں۔ کون تھے۔ ان کا کردار کیا تھا اور یہ تو کسی طرح ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔

اب تیسرے معیار کو لیجئے۔ اس معیار پر جب ہم انجیلوں کو پرکھتے ہیں تو چند ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جن سے فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ کتب الہامی نہیں ہیں:۔

۱۔ انجیلوں میں بعض ایسے مضامین موجود ہیں جنہیں کسی طرح وحی الہی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مثلاً لوقا کا بیان ہے کہ:۔

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔" (باب آیت ۱ تا ۳)

نہ صرف یہ عبارت بلکہ اس عبارت کی رو سے پوری انجیل لوقا وحی الہی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خارج ہو جاتی ہے یا یوحنا کا آخری جملہ جو سرتاسر مبالغہ ہے:-

"اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔" (باب: ۲۱- آیت ۲۵)

۲۔ انجیلوں میں بعض پیشگوئیاں ـــــ اہم پیشگوئیاں ہیں جو پوری نہ ہو سکیں مثلاً متی کی انجیل میں ہے کہ یسوع نے اپنے رسولوں سے کہا:-

"اور تم میرے سبب سے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے...... لیکن جب وہ تم کو پکڑوائیں گے تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اس گھڑی تم کو بتا دیا جائے گا...... اور میرے نام کے باعث سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہی نجات پائے گا لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔"

(متی باب ۱۰- ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۳)

اس عبارت میں حضرت مسیحؑ نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد بہت جلد واپس آئیں گے۔ قبل اس کے کہ رسولوں کا انتقال ہو یا اسرائیل کے سب شہروں کا دورہ ختم ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آج تقریباً دو ہزار سال ہوتے ہیں مگر حضرت مسیح تشریف نہیں لائے۔

متی ہی کی انجیل میں ایک اور موقع پر وارد ہے :-

"کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہی میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے" (متی باب ۱۶۔ آیت ۲۷ تا ۲۸)

افسوس کہ یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ متی کی انجیل میں ایک اور پیشگوئی ہے ملاحظہ فرمائیں:-

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔ چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں۔ یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی"۔

(باب ۲۴-۲۹ تا ۳۵)

اس طرح کی پیشگوئی لوقا باب ۲۱۔ اور مرقس باب ۱۳ میں بھی ہے۔ اس پیشگوئی کا حاصل یہ ہے کہ قیامت اس نسل کی زندگی میں آ جائے گی جو حضرت مسیحؑ کے مخاطب تھے۔ لیکن وہ نسل گیا۔ اس کے بعد بہت سی نسلیں ختم ہو گئیں اور قیامت ابھی تک نہیں آئی۔

۱۳۔ انجیلوں میں عہد نامہ عتیق کے مختلف صحیفوں کی بہت سی عبارتیں حوالے کے طور پر نقل کی گئی ہیں۔ ان حوالوں کے سلسلے میں ہم کیل لکھتے ہیں:

" یہ بات بہت دلچسپ اور نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جب سینٹ پال، متی ہمارے خداوند (یسوع) کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ وہ "عہد نامہ عتیق" سے حوالے دے رہے ہیں یا ان حوالوں کی استدلال کی بنیاد کے طور پر پیش کر رہے ہیں تو یہ حوالے ہمیشہ اپنے حقیقی اور اصل مفہوم دیئے گئے ہوتے ہیں۔ یہ اس بات کی بہت بڑی شہادت ہے کہ شروع ... کی تینوں انجیلیں ہمارے خداوند کی تعلیمات کو پیش کرنے کی صحیح اور مخلصانہ کوششیں ہیں محض انجیلوں کے مصنفین کا اختراع نہیں" (صفحہ ۱۵۴)

لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہم نے انجیلوں کے تقریباً تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام حوالوں کو عہد نامہ عتیق سے ملا کر دیکھا ہے[1] ۔ اور چند کو چھوڑ کر اکثر بیشتر حوالوں کو لفظی و معنوی اعتبار سے غلط پایا ہے اگر تمام حوالوں کو ملا کر دکھایا جائے تو ایک کتاب تیار ہو جائے گی اس لئے ہم دو تین مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں :

متی کی انجیل باب ۲۷۔ آیت ۹ تا ۱۰ میں ہے :۔

"اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے (اس کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی) اور کمہار کے کھیت کے لئے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا"

مسیحی محققین کو اعتراف ہے کہ یہاں متی سے حوالہ دینے میں غلطی ہوئی ہے ۔ یرمیاہ کے صحیفے میں اس طرح کی کوئی عبارت نہیں ہے ۔ البتہ زکریاہ کے صحیفے میں ہے :۔

"اور میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہاری نظر میں ٹھیک ہو تو میری مزدوری مجھے دو نہیں تو مت دو اور انہوں نے میری مزدوری

---

[1] ہمارے سامنے برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی انارکلی لاہور کا بائیبل کا ۱۹۲۲ء کا اُردو ایڈیشن ہے جس کے حاشیہ پر عہد نامہ عتیق کے حوالوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے ۔ ہم نے اس نشاندہی کے مطابق حوالوں کو دیکھا اور جانچا ہے ۔

ایم ۔ ایس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے تیس روپے تول کر دیئے اور خداوند نے مجھے حکم دیا کہ اسے کمہار کے سامنے پھینک دے، یعنی اس بڑی غنیمت کو، جو انہوں نے میرے لئے ٹھہرائی اور میں نے یہ تیس روپیہ لیکر خداوند کے گھر میں کمہار کے سامنے پھینک دیئے۔"

(باب ۱۱- آیت ۱۲ تا ۱۳)

دونوں عبارتوں کے الفاظ اور مفہوم میں کتنا فرق ہے۔

یہ حوالہ حضرت مسیح کی گرفتاری سے متعلق تھا۔ اب پیدائش سے متعلق ایک حوالہ لیجئے:-

"یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔"

(متی باب ۱- آیت ۲۲ تا ۲۳)

علاوہ اس بات کے کہ حضرت مسیح کا نام عمانوایل کسی نے کبھی نہیں رکھا، اصل پیشین گوئی یہ ہے ملاحظہ فرمائیں:-

"لیکن خداوند تم کو ایک نشان دے گا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔ وہ دہی اور شہد کھائے گا جب تک کہ وہ نیکی اور بدی کی رد و قبول کے قابل نہ ہو۔ پھر اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا نیکی اور بدی کے رد و قبول کے قابل ہو۔ یہ ملک جس کے دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہوں سے تجھ کو نفرت ہے ویران ہو جائے گا۔ خداوند تجھ پر اور تیرے باپ کے گھرانے پر ایسے دن لائے گا جیسے اس دن سے جب افرائیم یہوداہ سے جدا ہوا آج تک کبھی نہ آیا یعنی شاہ اسور کے دن۔" (یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۷ تا ۱)

ابتدائی ایک بات کو چھوڑ کر پیشگوئی کے بقیہ اجزاء حضرت مسیح پر صادق نہیں آتے۔ ایک اور عبارت کو لیجئے جس میں حضرت مسیح نے نبی کا نام لے کر حوالہ دیا ہے:۔

"اے ریاکارو۔ یسعیاہ نے تمہارے حق میں کیا خوب نبوت کی کہ یہ امت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔"

(متی باب ۱۵۔ آیت ۷ تا ۹)

یسعیاہ کے صحیفہ میں عبارت اس طرح ہے:۔

"پس خداوند فرماتا ہے چونکہ یہ لوگ زبان سے میری نزدیکی چاہتے ہیں اور ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں کیونکہ میرا خوف جو ان کو ہوا فقط آدمیوں کی تعلیم سننے سے ہوا۔" (یسعیاہ باب ۲۹ آیت ۱۳)

۔۔۔ یہ حصے اپنے الفاظ اور مفہوم میں کتنے مختلف ہیں۔

ان مثالوں سے نہ صرف یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کتابیں الہامی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں بلکہ یہ بھی کہ ان کتابوں کے مصنفین کے سامنے "عہد نامہ عتیق" نہیں تھا انہوں نے دیکھ کر لکھنے کی بجائے سن کر لکھ دیا تھا۔

۴۔ انجیلوں کے مضامین میں اتنے زیادہ اور اتنے شدید اختلافات ہیں کہ اگر ان کا احاطہ کیا جائے تو ایک کتاب تیار ہو جائے۔ یہ اختلافات اس بات کا قوی ثبوت ہیں کہ یہ کتابیں الہامی نہیں ہیں۔[1] ہم یہاں صرف دو باتوں کی طرف اشارہ کریں گے۔

۱۔ سب سے بڑا اختلاف وہ ہے جو شروع کی تین انجیلوں ـــ متی مرقس اور لوقا ـــ اور چوتھی یوحنا کی انجیل کے درمیان ہے۔ مرڈیچی ایف ایکر لکھتے ہیں:۔

"چوتھی انجیل میں یسوع کی تعلیمات اولین تین انجیلوں کی ہر تعلیم سے صورت اور موضوع دونوں میں حد سے زیادہ مختلف ہیں۔ یوحنا میں طویل مکالمے ہیں جو اخلاقی سے زیادہ نظریاتی ہیں۔ یوحنا میں اخلاقی تمثیلیں بالکل نہیں ہیں۔ اس کے بجائے پوری انجیل کو اس طرح مرتب کیا گیا کہ وہ زمانے سے ماورا یسوع کا طویل اخلاقی قصہ بن سکے" (صفحہ ۹۰، ۱۰۳)

۲۔ اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے کہ اولین تین انجیلوں کے مابین اختلافات نہیں ہیں بنیادی یکسانیت کے باوجود تفصیلات میں ان انجیلوں

---

[1] اختلافات دیکھنا ہوں تو "کیا موجودہ بائبل کلام مقدس ہے" منگا کر دیکھیں۔ ایم ایمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان بھی اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کو تفصیل سے جاننے کے لیے "کیا موجودہ بائبل کلام مقدس ہے" کا مطالعہ کرنا چاہیئے جس سے معلوم ہوگا کہ حضرت مسیحؑ کی زندگی کے تمام اہم واقعات کے سلسلہ میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ہم یہاں مزید دو اختلافات کا ذکر کریں گے۔

متی کی انجیل باب ۸ آیت ۲۸ تا ۳۲ میں ہے ملاحظہ فرمائیں :۔

"جب وہ اس پار گدرینیوں کے ملک میں پہنچا تو دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں قبروں سے نکل کر اس سے ملے وہ ایسے تُند مزاج تھے کہ کوئی اس راستہ سے گذر نہیں سکتا تھا اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا اے خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام کیا تو اس لئے آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں ڈالے ان سے کچھ دُور بہت سے سُوّروں کا غول چر رہا تھا پس بدروحوں نے اس کی منت کر کے کہا کہ اگر تو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں سُوّروں کے غول میں بھیج دے۔ اس نے ان سے کہا جاؤ وہ نکل کر سُوّروں کے اندر چلی گئیں اور دیکھو سارا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور پانی میں ڈوب گیا۔"

مرقس باب ۵ آیت ۱ تا ۲۰۔ اور لوقا باب ۸ آیت ۲۶ تا ۳۹ میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے مگر ان دونوں انجیلوں میں بجائے دو آدمیوں کے صرف ایک آدمی کا تذکرہ ہے۔

ایک اور مثال کو لیجئے متی باب ۱۴ ۔ ۲۲ تا ۳۳ میں ہے :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اس نے فوراً شاگردوں کو مجبور کیا کہ کشتی میں سوار ہو کر اس سے پہلے پار چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رخصت کرے اور لوگوں کو رخصت کر کے تنہا دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا مگر کشتی اس وقت جھیل کے بیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی اور وہ رات کے چوتھے پہر جھیل پر چلتا ہوا ان کے پاس آیا شاگرد اسے جھیل میں چلتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بھوت ہے اور ڈر کر چلا اُٹھے یسوع نے فوراً ان سے کہا خاطر جمع رکھو میں ہوں ڈرو مت پطرس نے اس سے جواب میں کہا اے خداوند اگر تو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔ اس نے کہا آ پطرس کشتی سے اتر کر یسوع کے پاس جانے کے لئے پانی پر چلنے لگا مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈوبنے لگا تو چلا کر کہا اے خداوند مجھے بچا یسوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا اے کم اعتقاد تو نے کیوں شک کیا۔ اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی اور جو کشتی پر تھے انہوں نے اسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تو خدا کا بیٹا ہے۔"

یہ قصہ مرقس باب ۶ آیت ۴۵ تا ۵۲ میں بھی ہے مگر پطرس کے پانی پر چلنے کا اس میں تذکرہ تک نہیں یہی نہیں .... بلکہ اس میں درج ذیل الفاظ ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پھر وہ کشتی پر ان کے پاس آیا اور ہوا تھم گئی اور وہ اپنے دل میں نہایت حیران ہوئے اس لئے کہ وہ روٹیوں کے بارے میں نہ سمجھے تھے بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے تھے" (باب ۶ آیت ۵۱، ۵۲)

کتنا بڑا فرق ہے دونوں انجیلوں کے بیان کردہ قصّوں میں ایسے بلکہ اس سے زیادہ شدید قسم کے اختلافات چاروں انجیلوں کے مضامین میں پائے جاتے ہیں۔

ضروری سوال

عیسائی حضرات یہ دعوے کرتے ہیں کہ بائبل "روح القدس" کی ہدایت سے لکھی گئی ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا "روح القدس" کمزوری حافظہ کا نام ہے۔ کیا وہ نام بھی یاد نہیں رکھ سکتی "قدس" تو پاکیزگی کو کہتے ہیں۔ اسے تو بے عیب ہونا چاہیئے۔ کمزوری حافظہ اور اختلافات تو عیب ہے لہٰذا بائبل "روح القدس" کی ہدایت سے لکھی ہوئی کتاب نہیں اور اس قدر اختلافات اور غلط بیانیاں ہرگز نہ ہوتیں۔

قابلِ غور نکتہ:- ۲ سموئیل باب ۱۲ آیت ۲۴ میں تو بائبل حضرت سلیمانؑ کے متعلق یہ کہتی ہے کہ "وہ خدا کا پیارا ہوا" لیکن سلاطین باب ۱۱ آیت ۴ تا ۹ میں خدا کے پیارے سلیمانؑ پر شرک کا الزام لگاتی ہے۔ پھر اس قدر اختلاف بائبل کو الہامی کہنے کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ مسیحی مذہب میں اختلافات کو الہام کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسیحی مذہب کے پادری اور دیگر پیروکار "الہام" کی تعریف بتانے سے عمداً گریز کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں یا "الہام" کی تعریف جانتے ہی نہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر پیٹرسن سمائتھ کی کتاب بائبل کا الہام دوسرا حصہ باب دوم صفحہ ۱ سطر ۱ و ۲ میں مسیحی مذہب کی بے بسی کا اظہار یوں کیا گیا ہے:۔

"اگرچہ جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہم الہام کی صحیح تعریف بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی حقیقت کو بتا سکتے ہیں"

اور بائبل کا "الہام" پہلا حصہ باب سوم صفحہ ۵۵ سطر ۱۱-۱۲- میں صاف طور پر لکھا ہے:۔

"ہمارا اعتقاد جو الہام کے متعلق ہے وہ کسی خاص تعریف کا پابند نہیں"

پھر صفحہ ۷۵ میں یوں لکھا ہے:۔

"جب کہ ہماری دین کی بنیاد میں الہام کے متعلق کسی خاص قسم کے اعتقادات رکھنے پر موقوف و مبنی نہیں ہیں۔ جبکہ خود بائبل نے بھی اس سوال کو بے حل کئے چھوڑ رکھا ہے اور جبکہ کلیسیا نے بھی گذشتہ ۱۹۰۰ سال میں کوئی خاص رائے اس کے متعلق قائم نہیں کی"

عیسائی مصنف ڈاکٹر جے پیٹرسن سمائتھ کی اِن وضاحتوں کے بعد معلوم ہو گیا کہ عیسائی مذہب "الہام" کی تعریف کرنے سے قاصر ہے اور بائبل بھی عاجز سے بھلا وہ مذہب کہ جس میں آج تک "الہام" کی تعریف ہی طے نہ ہوئی۔ جس کی کلیسیا ۱۹۰۰ سال میں "الہام" کی تعریف نہ بتا سکی۔ اجناس کی مقدس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہلانے والی کتاب خود تعریفِ "الہام" بتانے سے قاصر ہو! اس مسیحی مذہب کے پیروکاروں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ "الہام" کی تعریف بیان کئے بغیر بائبل کو الہامی (یعنی وحی الٰہی) کہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں کے پادریوں اور کلیسا کو یہ خوف ہے کہ اگر "الہام" کی تعریف طے کر لی گئی تو بائبل اس تعریف کے تحت "الہامی" ثابت نہ ہو سکے گی۔ اس لئے ڈاکٹر پیٹرسن سمائتھ نے لکھا کہ الہام کے متعلق ہمارا اعتقاد کسی خاص تعریف کا پابند نہیں۔ عیسائیوں کا مقصد یہ ہے کہ "الہام" کو موم کی ناک بنائے رکھیں اور جدھر چاہیں موڑ لیں۔ لیکن بائبل میں اختلافات موجود ہیں ان کے مطابق ہم یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسیحی مذہب میں اختلافات ہی کا نام "الہام" ہے۔ اور مسیحی مذہب کے پاس بائبل کے متضاد بیانات کا کوئی جواب نہیں اس لئے وہ کبھی تو "الہام" پر یقین کرنے کو لازم قرار دیتے ہیں اور کبھی سرے سے انکار کر دیتے ہیں جیسا کہ پیٹرسن سمائتھ کتاب بائبل کا "الہام" صفحہ ۵۵ کی سطر ۶ میں لکھتے ہیں:۔

"ہمیں صرف الہام پر یقین کرنا لازم ہے"

لیکن پھر اسی صفحہ ۵۵ کی سطر ۱۵ میں یوں لکھا ہے:۔

"نہیں بلکہ ایک قدم اور بڑھ کر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مذہب کے بنیادی اصول اس امر پر بھی منحصر نہیں ہیں کہ کسی وحی و الہام میں بھی اعتقاد رکھا جائے"

اب یہ بات واضح ہو گئی کہ مسئلہ الہام سے ڈاکٹر پیٹرسن سمائتھ بے خبر ہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر موصوف یہ کہہ کر منکر بائبل ہونے کو تیار ہیں کہ مذہب کے بنیادی اصول اس امر پر بھی منحصر نہیں ہیں کہ کسی وحی الٰہی میں بھی اعتقاد رکھا جائے"

"کیونکہ بالفرض اگر ہم بائبل کے ہر ایک صحیفے کو غیر الہامی ہی مانیں تو ہمیں اس وجہ سے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کی ضرورت نہیں"

ضروری سوال۔

اب ڈاکٹر مسٹر جے پیٹرسن سمائتھ یا ان کے مذہب کا کوئی اور شخص یہ بتائے کہ اگر بائبل کے ہر صحیفہ کو غیر الہامی تسلیم کر لیا جائے تو بائبل کو چھوڑ کر عیسائی مذہب کے پیروکاروں کے پاس ان کے اس عقیدہ کی بنیاد کونسی چیز ہوگی کہ حضرت مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

انسان کا کلام

حقیقت یہ ہے کہ بائبل کے اختلافات بیانات کے بعد بائبل کا الہامی ہونا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر جے پیٹرسن سمائیتھ نے "بائبل کا الہام" دوسرے حصہ باب سوئم صفحہ ۱۱ سطر ۹ میں بائبل کے متعلق صاف طور سے یوں تسلیم کر لیا:۔

"مگر ہم کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اس کا بہت بڑا حصہ انسان کا کلام ہے۔"

اعتراف بائبل سازی ۔ اسی کتاب بائبل کا الہام حصہ اول باب دوم صفحہ ۴۹ سطر ۲ میں بائبل کے متعلق یوں تحریر کیا ہے:۔

ہم نے مختلف نوشتوں کو جو تاریخ ڈرامہ، خطوط، نبوت، تمثیل کی صورت میں مختلف الطبائع مصنفوں کے ہاتھ سے مختلف مدارج سے لکھے گئے تھے ایک جلد میں باندھ دیا ہے"۔

ظاہر ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے نہ صرف بائبل سازی کا اعتراف کر لیا بلکہ یہ بھی تسلیم کر لیا کہ بائبل کا بہت بڑا حصہ انسان کا کلام ہے۔

ضروری سوال ۔ اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیں کہ بائبل میں کچھ حصہ کلام خدا بھی ہے تو ہم مسیحی صاحبان سے مطالبہ کریں گے کہ اس حصے کی نشاندہی کسی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے چاہیے ثبوت ہونی چاہیے لیکن مسیحی صاحبان کے پاس اس سوال کا بھی کوئی جواب نہیں ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر جے پیٹرسن نے اپنی بے بسی کا اظہار کتاب "بائبل کا الہام" دوسرے حصہ صفحہ ۱۲۶ سطر ۸ میں یوں کیا ہے:۔

"ہم الٰہی اور انسانی عنصر کے درمیان حد فاصل نہیں کھینچ سکتے ہم اس کے کسی حصہ کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ یہ "انسانی" ہے وہ "الٰہی" ہے"

لہٰذا نتیجہ یہ ہے کہ مسیحیوں کے موجودہ مذہب میں انسانوں کے متضاد کلام کو الہام سمجھا جاتا ہے۔ اور مسیحیوں کے پاس نہ تو بائبل کے اختلافات کا کوئی جواب ہے اور نہ ہی بائبل کے الہامی ہونے کی کوئی دلیل ہے یہی وجہ ہے کہ وہ بے بس اور جواب سے عاجز ہو کر کتاب کی ضرورت ہی کا انکار کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ پادری کینن ڈبلیو ایچ ڈی گیر مکالمہ کی صورت میں لکھی ہوئی اپنی تصنیف الہام میں "حنا" کا روپ دھار کر صفحہ ۶۸ پر یوں لکھتا ہے:۔

"ہمارے مسلمان احباب اب سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں ہمارے لئے مسیح کے بعد کسی مکاشفہ[1] یا کتاب یا نبی کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ کلام مجسم[2] ہوا تو پھر ہمیں کلمات کی ضرورت نہ رہی[3]۔"

---

[1] پھر مکاشفہ یوحنا کو مسیح کے بعد کیوں قبول کیا؟

[2] مسیحیوں کے مذہب میں "کلام مجسم" علیسےؑ کو کہتے ہیں

[3] پھر بائبل کو قبول کرنے کی کیا ضرورت رہ گئی۔ ایم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقام پر مسیحیوں کو حسب ذیل سوالوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے اور جواب دینا چاہیئے۔

سوال ۱۔ جب مسیح کے بعد کسی مکاشفہ یا کتاب کو قبول کرنا ناممکن ہو۔ تو بائبل کو قبول کرنے اور پڑھنے پڑھانے کی ضرورت ہی کیا ہے اور اسے الہامی کہنے سے کیا فائدہ۔

سوال ۲۔ جب کتاب اور کلمات کی ضرورت ہی کا انکار کر دیا گیا تو عیسےٰ کو "کلام مجسم" کس سند کے ساتھ کہا جائے گا۔

سوال ۳۔ پھر یسوع مسیح کو "مصلوب" کیسے ثابت کیا جائے گا

سوال ۴۔ پھر اسمٰعیل کی بجائے اسحاق کی قربانی کا دعوےٰ کس سند سے کیا جائے گا۔

سوال ۵۔ کتاب اور کلمات کی ضرورت سے انکار کرنے کے بعد مسیحی لوگ حضرت مسیح کو (معاذاللہ) خدا یا خدا کا بیٹا کہاں سے ثابت کریں گے۔ کیونکہ ان کے مسیحی عقائد کی بنیاد بائبل پر ہی تو ہے۔ اور جب مسیحی لوگ بائبل کو الہامی کتاب ثابت کرنے سے عاجز ہیں بلکہ پادری کینن ڈبلیو ایچ ٹی گیرڈ اور ڈاکٹر پیٹرسن سمائتھ۔ مو خمیم مسیحی کلیساؤں مشہور مصنف۔ سکاٹ لینڈ کے نامور پروفیسر ڈاڈز صاحب ڈی ڈی۔ پادری ولیم میچن صاحب بائبل کے اختلافات سے گھبرا کر ضرورت بائبل ہی کے منکر ہو گئے تو مسیحی مذہب کو بالکل بے ثبوت اور بے بنیاد کیوں نہ سمجھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کے اختلاف پیش کرنے کے بعد تمام مسیحیوں و پادریوں مشنریوں اور دیگر صاحبان سے درخواست ہے کہ بائبل کے ان اختلاف بیانات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچیں کہ کیا اختلافات ہی کو الہام کہتے ہیں۔ کیا اختلافات بیانات سے پر بائبل کو الہامی کتاب کہنا درست ہے۔ کیا ایسی کتاب کو بنیاد قرار دے کر حضرت مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنا درست ہے۔

دو بائبلیں

سوسائٹی آف سینٹ پال روما نے ۱۹۵۸ء میں جو بائبل شائع کی ہے اس کے عہد عتیق میں آ دچھ کتابیں :۔
طوبیا[۱] ۔ یہودیت[۲] ۔ حکمت[۳] ۔ سیدون سیراخ[۴] ۔ امکابین[۵] ۔ ۲ امکابین[۶] ۔ موجود ہیں لیکن بائبل اردو مطابق پروٹسٹنٹ (مطبوعہ برطانیہ ریلنگ اینڈ سنز لمیٹڈ فورڈ لنڈن ۱۹۷۲ء میں وہ چھ کتابیں سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔ یعنی مسیحیوں کے بائبل یعنی "کلام مقدس" ایک نہیں بلکہ دو الگ الگ ہیں۔

ایک رومن کیتھلک کی ۷۲ کتابوں کی بائبل دوسری پروٹسٹنٹ ۶۶ کتابوں کی بائبل۔ الحمدللہ کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا ایک ہی قرآن ہے کسی فرقے کے پاس کم یا زیادہ نہیں۔

آئیے اب قرآن حکیم پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔ ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری تعالےٰ ہے :-

"اور اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہے جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلعم) پر نازل کیا۔ تو لے آؤ تم بھی ایک اس جیسی سورۃ اور (اس غرض کے لیئے) خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلالو اگر تم سچے ہو"۔ (۲۳/۲)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے :-

"یہ کیا کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بنا لیا ہے۔ کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس کو بلا سکتے ہو بلا بھی لو۔ اور اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ خدا کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہیں بھی اسلام لے آنا چاہیئے"

(۱۱/۱۳-۱۴)

چودہ سو سال سے قرآن حکیم کا یہ اٹل چیلنج ہے جو غیر مسلموں خصوصاً یہود اور نصاریٰ کے لیئے سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔ آج تک کسی کو کوئی جرأت نہیں پڑی کہ پورے قرآن پاک کی نقل تو کیا ایک سورت تک اختراع نہیں کر سکے۔ حقیقت میں ایسا کرنا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں ہے کیونکہ خدا ہی اس کو نازل کرنے والا اور خدا ہی اس کا محافظ ہے (۹/۱۵) اس بات کا اعتراف ایک مشہور مستشرق نے اپنی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان الفاظ میں کیا ہے :۔

"یہ (قرآن) ویسا ہی رہا ہے اور آج تک کوئی مترجم وغیرہ اس میں کوئی تحریف نہیں کر سکا۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم عہد نامہ عتیق و جدید کے بارے میں ایسا دعوے نہیں کر سکتے۔"

اس کتابچے کو ایک نظر پڑھ لینے سے قاری پہ یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ موجودہ اناجیل بالکل محرف ہیں جبکہ قرآن کریم منزل من اللہ ہے اور آج تک اس میں ایک نقطہ یا زیر زبر کی تحریف نہیں ہو سکی اور ان شاء اللہ نہ آئندہ ہو سکے گی۔ ان حالات میں ہر ذی فہم انسان کا جو کہ حق کی تلاش کرنا چاہتا ہے یہ فرض ہے کہ وہ تعصب کے طوق کو پرے پھینکتے ہوئے حقیقت کے سامنے سرنگوں ہو جائے۔ ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اب تو حق کو پرکھیں اور حق کے سامنے سر جھکا دیں۔ اگر خدا کا پیغام دیکھنا ہو تو قرآن کریم اٹھا کر پڑھیں اور اگر خدا کی عبادت کرنی ہو تو دین اسلام میں شامل ہو جائیں اس دین میں انہیں ایسی کسی قسم کی تحریف سے واسطہ نہیں پڑے گا۔

وما علینا الا البلاغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ تشکر

آخر میں یہ ناچیز غلام ان حضرات کا ممنون ہے جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اس مقام پر پہنچانے میں رہنمائی فرمائی کہ عوام کو عیسائیت کے حربوں سے آشنا کیا جائے :۔

۱۔ سید معصوم شاہ صاحب نوری کتب خانہ داتا دربار لاہور
۲۔ جناب محمد سردار صاحب عبداللہ منزل بلال گنج لاہور
۳۔ سید امجد علی شاہ صاحب۔ ایس اے شاہ ٹیلر ماسٹر نیو انار کلی لاہور
۴۔ سید رضا حسین کاظمی گفٹ ہاؤس انارکلی لاہور
۵۔ سید اختر احسن صاحب اسلامی مشن سنت نگر لاہور
۶۔ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ بلڈنگس لاہور
۷۔ حاجی نور محمد صاحب برہان اینڈ کو۔ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور
۸۔ جناب فضل الرحمٰن صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نابھہ روڈ لاہور
۹۔ مولانا انوار الحق صاحب جامع نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور۔
۱۰۔ جناب بلاغ حیدر صاحب ایڈووکیٹ چوک نواب صاحب موچی گیٹ لاہور۔
۱۱۔ محمد امین صاحب چوڑی میکر چھتہ بازار پانی والا تالاب لاہور۔
۱۲۔ امیر علی انور علی فروٹ مرچنٹ اکبری منڈی لاہور۔
۱۳۔ حاجی علاؤالدین صاحب فورمین امیر روڈ بلال گنج لاہور۔

مخلص محمد امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتب

شائع شدہ کتب

(۱) مسیح کی خوشخبری (نوید مسیحا)
(۲) الوہیت مسیح حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔
(۳) سوال و جواب مابین پادری صاحبان۔
(۴) کیا موجودہ بائبل کلام مقدس ہے۔
(۵) ندائے حق (قرآن مجید اور انجیل)۔
(۶) ایمان کی کسوٹی۔
(۷) اسلام کی سچائی کتب سابقہ کی گواہی۔
(۸) مقام محمدی انجیل کی روشنی میں۔
(۹) الجہاد۔
(۱۰) برنباس کی انجیل۔
(۱۱) دعوتِ اسلام۔ (انگریزی)
(۱۲) محمدؐ ان دی لائٹ آف دی بائبل (انگریزی)
(۱۳) کفارہ و قربانی کا بکرا۔
(۱۴) مناظرہ ردّ کفارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر طبع کتب

(۱) میں نے مسیحیت کیوں چھوڑی۔
(۲) مناظرہ باپ اور بیٹی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد۔
(۳) مسیح کی تہذیب کی ایک جھلک۔
(۴) کیا مسیح خدا یا خدا کے بیٹا تھے۔
(۵) اکلوتا بیٹا جواب پادری صاحبان۔
(۶) کیا مسیح قتل کئے گئے از روئے بائبل۔
(۷) عیسائیوں کے ۵۲ سوالوں کے جواب ردِ مسیح۔

مجھے امید ہے اہلِ اسلام میری آخری عمر میں ان کتابوں کو شائع کرانے میں مالی امداد سے نواز کر فرض کی ادائیگی کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ برتیں گے۔

مخلص محمد امین

سابق عمی قوایل ہنگا پادری احاطہ مسلم ہائی سکول ۲ سول لائن لاہور

(تعلیمی پریس لاہور)

02832

02832

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

-